

تفسير القرآن الكريم

تفسير مختصر جامع من تفسير القرآن بالقرآن

تأليف

الشيخ الجليل والمفسر النبيل أبي الوفاء ثناء الله عليه المفسر

١٢٨٥ هـ - ١٣٢٨ هـ

تقديم ومراجعة

الشيخ محسن الرحمن الماركتي

حفظه الله

خرج أحاديثه

الشيخ عبد القادر الأرناؤوط

حفظه الله



دار النبل للنشر والتوزيع

الرياض

﴿وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّاءَ (١) وَالسَّلَوى﴾ رزقا لكم. قلنا: ﴿كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾ الإضافة بيانية، لقوله تعالى: ﴿كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ﴾ [سبا: ١٥]. ﴿وَمَا ظَلَمُونَا﴾ بالكفران بقولهم: ﴿لَنْ نَصْبِرَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ﴾ [البقرة: ٦١]. ﴿وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ﴾ (٢) إذ وبال كفرهم عليهم، لقوله تعالى: ﴿وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا﴾ [فصلت: ٤٦]. ﴿وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ﴾ [الأرض المقدسة] الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ (٣) [المائدة: ٢١]. ﴿فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا﴾ حال أي متخاضعين، لا متكبرين، لقوله تعالى: ﴿وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ﴾ (٤) [الانشقاق: ٢١]. ﴿وَقُولُوا حِطَّةٌ﴾ أي أمرنا استغفار وتوكل، لقوله تعالى: ﴿وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (٥) [المائدة: ٢٣]. ﴿تَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَتَكُمْ وَمَتَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ﴾ (٦) المخلصين أجرهم، بل زائداً على أجرهم، لقوله تعالى: ﴿وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ﴾ (٧) [ق: ٣٥]. ﴿فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ﴾ أي خالفوا ما أمروا به من التوكل والاستغفار، فبدلوا بقولهم: ﴿إِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾ (٨) [المائدة: ٢٤] وأيضاً «دخلوا على أستاذهم». وقالوا: حبة في شعرة (البخاري) (٩). ﴿فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا﴾ عذاباً. ﴿مَنْ أَلَمَاءَ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ﴾ (١٠) أي أحرمانهم (١١) بفسقهم، لقوله تعالى: ﴿قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ﴾ (١٢) [المائدة: ٢٦].

(١) قال رسول الله ﷺ: «الكفاة من المن وماؤها شفاء للعين» (البخاري: ٤٤٧٨، ٤٦٣٩، ٥٧٠٨) (منه).

(٢) هو جزء من حديث رواه البخاري في صحيحه رقم (٣٤٠٣) في الأنبياء، ورقم (٤٤٧٩) في

التفسير، باب: ﴿وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ﴾، ورقم (٤٦٤١) في التفسير، باب: ﴿وَقُولُوا﴾ حِطَّةٌ، ومسلم رقم (٣٠١٥) في التفسير، باب: ﴿وَقُولُوا حِطَّةٌ﴾، من حديث أبي هريرة رضي الله عنه، والأستاذ، جمع است، وهي الدبر.

(٣) والحديث المرفوع المروي عن أسامة بن زيد: «الطاعون رجز، أرسل على طائفة من بني إسرائيل» لا ينافي تفسيرنا، فإنه في وقت آخر، فافهم ولا تعجل (منه) والحديث رواه

مسلم رقم (٢٢١٨) وعند البخاري رقم (٣٤٧٣) «الطاعون رجز» في الأنبياء في باب بعد

باب حديث الغار.

• [الأعراف: ١٥٥]. ﴿وَضَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ﴾ في وادي التيه لدفع الشمس^(١) →

(١) لأن بني إسرائيل أقاموا في التيه أربعين سنة في الشمس، لقوله تعالى: ﴿فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً﴾ [المائدة: ٢٦] (منه).

انت در بک فکانلا اذ ادهنا

تعدون - لایہ نہ تھی

و هذا التفسیر مختات فی حدیث

صحیح و سائر تفاسیر میں

اخرج البخاری و مسلم و احمد

و غیر شمر مرفوعاً ذیل بنی اسرائیل

ادخلوا الباب سجداً و قولوا

مطرف بخلو یزحفون سے

استعزم و قالوا حبة فی شعرة

و التفسیر الثانی غریبی

و تزلزل علی اذین ظلموا رجلاً

من السماء حرمة

مستقیم لقولہ تعالیٰ

و نہ محرمۃ علیہ بحرار بعدین

سنة - انتہی -

و هذا خلاف للتفسیر الصحیح

عن اسامة ابن زید قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الطاعون رجلاً رسل علی طائفة

من بنی اسرائیل الی متفق علیہ

علی اللہ علیہ وسلم الطاعون رجلاً رسل علی طائفة من بنی اسرائیل - الی متفق علیہ

یعنی اسامہ بن زید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے کہ اگر

نزد جبل بنی اسرائیل پر بھیجا۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں میں ہے۔ یہ طاعون بنی اسرائیل

پر اس وقت اترتا تھا جس وقت انہوں نے قبل انی حطت کو حبة فی شعرة کے ساتھ بدلا

نے یہ تفسیر بھی تفسیر نبوی سے خلاف ہے

صحیح صریح اور جملہ تفسیر اہل اسلام کے خلاف ہے کیونکہ حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور سلام اور الحمد اور ترمذی اور نسائی

اور ابن جریر میں ہوا اسناد علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

قین بنی اسرائیل ادخلوا الباب سجداً و قولوا حطت قد

یزحفون علی استعزم و قالوا حبة فی شعرة - یعنی یوں

تھے اللہ غیر و ستم تو فرماتے ہیں کہ انہوں نے حطت کو بدل کر

حبة فی شعرة کہا اور آپ لکھتے ہیں کہ انہوں نے من مذہبنا

سے بدلا۔ تعجب ہے آپ کے اہل حدیث ہونے پر یہ خلاف

تفسیر ہر کسے راہ گزیدہ کہ ہرگز خواہ ہرگز الی

ص ۱۴۴ میں اس آیت کی تفسیر میں فانزلنا علی الذین

ظلموا رجلاً من السماء حرمة

تو فی ذاتی محرمۃ علیہ بحرار بعدین۔ سنتہ۔ حاصل مطلب

اس کا یہ ہے کہ مراد درجہ سے جہنم میں پاپیوں پر عذاب ہے نہ کوئی

اور عذاب ظنون و فیس۔ یہ تفسیر بھی حدیث صحیح صریح اور جملہ

تفسیر اہل اسلام کے خلاف ہے بنی اسرائیل پر رجلاً کما تسمان سر

از بنی اسرائیل میں رہنے کے بعد ہر کیونکہ جنگل میں رہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے زمانہ میں تھا اور ان کا بچائے حطت کے جہنم فی شعرة کہنا بد شع

غیر السلام کے زمانہ میں بیت المقدس کی فتح کے بعد تھا تعجب

نہ تو اولاد نے کیا اور مسزاد کے آباؤ اجداد کو ہی گئی۔ حدیث

صحیح میں ہے و عن اسامة ابن زید قال قال رسول اللہ

علی اللہ علیہ وسلم الطاعون رجلاً رسل علی طائفة من بنی اسرائیل - الی متفق علیہ

یعنی اسامہ بن زید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے کہ اگر

نزد جبل بنی اسرائیل پر بھیجا۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں میں ہے۔ یہ طاعون بنی اسرائیل

پر اس وقت اترتا تھا جس وقت انہوں نے قبل انی حطت کو حبة فی شعرة کے ساتھ بدلا

نے یہ تفسیر بھی تفسیر نبوی سے خلاف ہے

۳

ص ۱۴۴

۱۹

۱

فهو له، كقوله تعالى: ﴿مَنْ عَمِلْ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ﴾ [فصلت: ٤٦ والجاثية: ١٥] ﴿وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾ أي صومكم خير لكم في حالة المشقة أيضاً لما فيه إصلاح النفس ﴿إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ مصلحة الصيام، وإن تسألوا عن زمان الصيام فهو ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ﴾ أي أنزل في فرضية صيامه حكم القرآن لتفريع (١) قوله تعالى: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [البقرة: ١٨٥] كما سيأتي ﴿هُدًى لِلنَّكَاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ﴾ أي فصل الخطاب حالات مترادفة من القرآن ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ كائناً من كان ﴿وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ أمركم بالقضاء ﴿لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَيْنَكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ هذه النعمة. ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي﴾ (٢) أحكامي ﴿وَلْيُؤْمِنُوا بِي﴾ إيماناً صحيحاً ﴿لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾ يهتدون.

﴿أُحِلَّ لَكُمْ﴾ (٣) أي أبيع لكم ابتداءً لا بعد المنع، كقوله تعالى: ﴿أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ﴾ [المائدة: ١] ﴿لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ﴾ أي الوصول بالجماع ﴿إِلَى نِسَائِكُمْ مِنْ لِبَاسٍ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ﴾ أي بينكم ملازمة وملابسة لا ينفك أحدكما عن الآخر لقوله تعالى: ﴿وَمِنْ عَائِشَتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً﴾ [الروم: ٢١] ﴿عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ﴾ أي تنقصون حظوظ أنفسكم بالمجانبة عن النساء، لقوله تعالى: ﴿وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ﴾ [النساء: ١٠٧] أي يخرجون أنفسهم ﴿فَتَابَ

(١) لأن هذا التفريع على الإنزال، فلو كان المراد الإنزال إلى السماء لما صح التفريع. فافهم (منه).

(٢) سأل بعض الصحابة النبي ﷺ فقالوا: أقرب ربنا فنناجيه؟ أم بعيد فتناديه فأنزل الله هذه

الآية (معالم ١/ ٢٠٤).

(٣) قال البراء: لما نزل صوم رمضان، كانوا لا يقربون النساء رمضان كله، وكان رجال يخونون أنفسهم، فأنزل الله: ﴿عَلِمَ اللَّهُ﴾ (البخاري ٤٥٠٨ ومعالم ١/ ٢٠٧).

أقول: ليس في القرآن آية. وما ورد حديث مرفوع بمنع الأكل والجماع ليالي رمضان، بل قال الله تعالى في أول الأمر: ﴿ثُمَّ آتَيْنَا الصِّيَامَ إِلَى الْبَيْتِ﴾ [البقرة: ١٨٧] لعلمهم التزموا هذا من عند أنفسهم، كما التزموا الوصال في الصيام، فافهم (منه).

۴

۳۳

۱۲۷

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

۱۲

(۴) التفسير الشافعي

احل لكم ليلة الصيام الرفث

الى نساءكم اي ابشر بكم

ابتداء لا بعد المنع - انتهى

وتمنا ايضا ثلث التفسير

الصحيح واخرج ابو داود عن

ابن عباس عن النضر بن

رسول الله صلى الله عليه وسلم

اذا صلوا العشاء حرم عليهم

الطعام والشراب والنساء او

اور مورقوں کے ساتھ رخصت کرنا حرام تھا اور میں میں آیت شریف کے نزول سے رخصت ہوئی

ای فرج ابیہ ابن مریر نے کتب بن مکہ نے اور ابن جریر نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ

اور میں نے پڑھا کہ میں نے مسجدم میں اور میں نے کتب میں کہا ہے اس کا قول لا وادعہم

کے نزدیک مردہ اور متبرک ہے

(۵) التفسير الشافعي

علم الله انكم كنتم تغفلون

انفسكم اي تهملون حظوظ

انفسكم والجانبية عن الله

انتہا - يرد هذا التفسير

قوله تدلى فذاب عليه

وعقائدكم والافان بالشر

الاية -

(۴) التفسير الشافعي

احل لكم ليلة الصيام الرفث

الى نساءكم اي ابشر بكم

ابتداء لا بعد المنع - انتهى

وتمنا ايضا ثلث التفسير

الصحيح واخرج ابو داود عن

ابن عباس عن النضر بن

رسول الله صلى الله عليه وسلم

اذا صلوا العشاء حرم عليهم

الطعام والشراب والنساء او

اور مورقوں کے ساتھ رخصت کرنا حرام تھا اور میں میں آیت شریف کے نزول سے رخصت ہوئی

ای فرج ابیہ ابن مریر نے کتب بن مکہ نے اور ابن جریر نے ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ

اور میں نے پڑھا کہ میں نے مسجدم میں اور میں نے کتب میں کہا ہے اس کا قول لا وادعہم

کے نزدیک مردہ اور متبرک ہے

(۵) التفسير الشافعي

علم الله انكم كنتم تغفلون

انفسكم اي تهملون حظوظ

انفسكم والجانبية عن الله

انتہا - يرد هذا التفسير

قوله تدلى فذاب عليه

وعقائدكم والافان بالشر

الاية -

مراج ناسخ منسوخ سے منکر آدمی بخدا علامہ ابن سنت نے اسکا اور اسکے متبع کو جاہل لکھا ہے انہوں

سہ کہ اس مولوی نے ناسخ سے تمام تفاسیر مسلمہ میں اسلام کو جمع کر لیا کہ معتزلی مذہب مراج آدمی کا

مقابلہ غیر اپنی تفسیر میں اکثر اس کے اقوال کو اختیار کیا ہے یہ مولویت اور منافقیت نہایت نازک

۲
۱۸۷

۲
۱۸۷

عَلَيْكُمْ ﴿ تَوْجِهْ عَلَيْكُمْ حَيْثُ صَرَحَ لَكُمْ بِإِجَازَةِ الرِّفْثِ لَيْلَةَ الصِّيَامِ ^(١) لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَى حَتَّى يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُوا عَلَيْهِمْ ءَايَتِنَا﴾ [القصص: ٥٩] ﴿وَعَفَا عَنْكُمْ﴾ شَدَّتْكُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْكُمْ، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ﴾ [الحديد: ٢٧] ﴿فَأَلْتَنَ بِشِرْوَمُنْ﴾ جامعوهن ﴿وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ﴾ مِنَ الْوَلَدِ ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ بَيَانٌ لِلْخَيْطِ الْأَبْيَضِ، أَيِ يَتَبَيَّنُ لَكُمْ الْفَجْرُ مِثْلَ الْخَيْطِ ﴿ثُمَّ أَتَمُّوا الصِّيَامَ إِلَى﴾ إِقْبَالِ ﴿الْأَيْلِ وَلَا تَبْشِرُوهُمْ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ﴾ الْجُمْلَةُ حَالُ أَيِّ عَاكِفِينَ ﴿تِلْكَ﴾ الْأَحْكَامُ ﴿حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا﴾ بِالتَّعْدِي ﴿كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ ءَايَتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ﴾ ^(٢) أَيِ يَصِيرُوا مُتَّقِينَ بِمُبَاشَرَةِ الْأَحْكَامِ وَمُجَانِبَةِ النَّوَاهِي ﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَلَا تَذَلُّوا بِهَا﴾ أَيِ الْأَمْوَالِ رِشْوَةً أَوْ مَخَاصِمَةً ﴿إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ ^(٣) أَنَّهُ لَيْسَ لَكُمْ فِيهَا مِنْ حَقٍّ.

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهْلِ﴾ لِمَ تَزِيدُ أَوْ تَنْقُصُ؟ ﴿قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ﴾ لِأَوْقَاتِ النَّاسِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابِ﴾ [يونس: ٥] ﴿و﴾ هِيَ مَوَاقِيتُ لِأَجْلِ ﴿الْحَجِّ﴾ أَيْضًا لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ﴾ [البقرة: ١٩٧] ﴿وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ﴾ ^(٤) الْبَارِ ﴿مَنْ أَتَى﴾ الْمَحَارِمَ ﴿وَأَتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَدْبَارِهَا﴾

(١) دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مَا لَمْ يَبَيِّنِ الشَّرْعُ فِيهِ أَمْرًا فَهُوَ مَعْفُوٌ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ...» (الْحَدِيثُ) ^(١) فَلَمَّا لَمْ تَرُدْ آيَةً وَلَا حَدِيثًا مَرْفُوعًا بِمَنْعِ الْوَقَاعِ لِيَالِي الصِّيَامِ، فَكَيْفَ يَكُونُ مَعْنَى الْآيَةِ: أَيْبَحُ لَكُمْ الرِّفْثُ بَعْدَ الْمَنْعِ فَافْهَمُ (مِنْهُ).

(*) رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيحِهِ رَقْمَ (١٣٣٧) فِي الْحَجِّ، بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمْرِ وَرَقْمَ (١٣٣٧) فِي الْفَضَائِلِ، بَابُ تَوْفِيرِهِ ^(٢) وَتَرَكَ إِكْثَارَ سُؤَالِهِ، وَالنَّسَائِيُّ (١١٠/٥) فِي مَنَاسِكَ الْحَجِّ، بَابُ وَجُوبِ الْحَجِّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

(٢) كَانَ النَّاسُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا أَحْرَمَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ بِالْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ لَا يَدْخُلُ حَائِطًا وَلَا بَيْتًا وَلَا دَارًا مِنْ بَابِهِ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْمَدْرِ نَقَبٍ نَقَبًا فِي ظَهْرِ بَيْتِهِ لِيَدْخُلَ مِنْهُ وَيَخْرُجَ، أَوْ يَتَخَذَ سُلْعًا فَيَصْعَدُ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْوَبْرِ خَرَجَ مِنْ خَلْفِ الْخِيْمَةِ وَالْفُسْطَاطِ، وَلَا

يَوْمٍ ﴿١﴾ لا أدري يوماً كاملاً لبثت أو بعض يوم ﴿قَالَ﴾ الله تعالى ﴿بَلْ لَبِثْتَ مِائَةً عَامٍ فَأَنْظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ﴾ يتغير ﴿وَأَنْظُرْ إِلَى حِمَارِكَ﴾ قد سقط ميتا ﴿وَ﴾ بعثناك ﴿لِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ﴾ على كمال قدرتنا ﴿وَأَنْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ﴾ أي عظام الحمار ﴿كَيْفَ نُنشِزُهَا﴾ نجتمعها ﴿ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ﴾ ظهر له أمر إحياء الموتى ﴿قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ ﴿١٢٩﴾ منه إحياء الموتى.

﴿وَ﴾ اذكر ﴿إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ﴾ عليه السلام ﴿رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى﴾ أي كيفية الإحياء، ﴿قَالَ﴾ تعالى ﴿أَ﴾ تقول كذا ﴿وَلَمْ تَوْمِنْ قَالَ﴾ إبراهيم ﴿بَلَى﴾ آمنت ﴿وَلَكِنْ﴾ أسألك يا رب ﴿لِيُظْمِنَ قَلْبِي﴾ بعلم اليقين ﴿قَالَ﴾ تعالى ﴿فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ﴾ ^(١) أملهن أي اجعلها مائلة إليك بحيث إذا تركتها تميل ﴿إِلَيْكَ ثُمَّ﴾ بعد ميلانها إليك وتعودها ﴿أَجْعَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا﴾ أي واحدًا واحدًا منهن لقوله تعالى: ﴿وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ﴾ ﴿١٣٠﴾ لها سبعة أبواب لكل باب منهم جزء مقسوم ﴿١٣١﴾ [الحجر: ٤٣، ٤٤] ﴿ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ﴾ بأثر دعائك ﴿سَعْيًا﴾ هرولة ﴿وَأَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ﴾ غالب على أمره ﴿حَكِيمٌ﴾ ﴿١٣٢﴾ في صنعه - قصة المحاج تمثيل للذين كفروا أولياؤهم الطاغوت، وقصة الماز بقرية وإبراهيم عليهما السلام تمثيل لإخراج الله تعالى أولياءه من الظلمات إلى النور.

﴿مَثَلُ﴾ نفقة ﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ أي في سبيل الخير ﴿كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ﴾ فكذاك نفقاتهم لقوله تعالى: ﴿وَمَا أَنتُم مِّنْ زَكَّوْرٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ﴾ ﴿١٣٣﴾ [الروم: ٣٩] ﴿وَاللَّهُ يُضْعِفُ﴾ يزيد على هذا القدر ﴿لِمَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ ﴿١٣٤﴾ أي يعطي الأجر حسب الإخلاص ﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يَتَّبِعُونَ مَّا أَنْفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى﴾ أي لا يمتنون

(١) صُرْهُنَّ بضم الصاد معناه أملهن ووجههن (معالم ٣٢٤/١ وجلالين ص ٤٤) قال العلماء في الآية حذف فعل تقديرها صُرْهُنَّ إليك، ثم اذبحهن وقطعهن، ثم اجعل على كل جبل منهن جزءاً من كل واحد منهن، فاختر ما شئت (منه). [ولكن التأويل الأول الذي اختاره المفسر لا يفيد إراءة إبراهيم كيف يحيي الله الموتى، فما فائدة هذا التأويل؟].

اور چہالت آئے کریمہ کتاب علیکم و عفا عنکم فالان باشر دھن سے سات فلا ہر ہے کہ بتا
اسلام میں رمضان شریف کی راتوں میں بھی مجاہدت کی ممانعت تھی جیسا کہ دن میں ہے۔ بعض مسلمانوں
سے خیانت ہو گئی اللہ عزوجل نے فرمایا کہ میں تمہاری خیانت کو جاتا ہوں مگر میں نے تمہاری خیانت
کو معاف کیا اور سابق حکم سے درگزر کیا فالان باشر دھن اب اجازت ہے کہ اپنی عمر تو رات کو
جما کر دو۔ اس آیت کے ساتھ وہ پہلا حکم منسوخ ہو گیا۔

(۶۱) (الشّٰصۃ)	(۶۱) مسکات میں آیت نصر دھن کی تفسیر میں کہتے ہیں: امنہن
نصر دھن۔ امنہن اعلیٰ جعلہا	ای با جعلہا مائلۃ الیک بحیث اذا ترکتها تمیل الیک شریعہ
مائلۃ الیک بحیث اذا	میلانہا الیک وتعودنا بعد علی کل جبل منہن جزیرۃ ای
ترکتها تمیل الیک شریعہ	واحد یعنی جانوروں کو اپنے ساتھ ہالو پھر ایک ایک کو جدا جدا پر
میلانہا الیک وتعودنا	پر بندھ دو۔ پھر وہ ان کو تیرے پاس دوڑ کر توڑینگے۔ یہ معنی بھی حق ہے
اجعل علی کل جبل منہن	اے اللہ ہم کے فہرست پر۔ سوائے ابو مسلم محمد مزاج کے اور کسی نے یہ معنی
جزیرۃ ای واحد واحد	نہیں کئے تفسیر کریں ہر کل المفسرین الذین کانوا قبل از مسلم
وہذا محال لافل السنۃ	اجمعوا علی انہ حصل ذہر ذلک الطیور وتقسیم اجزائہ فی
والجماعۃ۔ فی الکبیر	انکار ذلک انکار اللاجماع۔ غرض کہ کس تعارض میں اس پر
المفسرین الذین کانوا قبل	تفق میں کہ ابراہیم علیہ السلام نے جانوروں کو ذبح کیا اور
الی مسلم اجمعوا علی	تکڑے تکڑے کر کے چار پہاڑوں پر ان کے ٹکڑے رکھ دیے پھر
ذلک الطیور وتقسیم	ان کو بٹا یا زخم ہو کر دڑتے ہوئے آپ کے پاس آئے نہ
اجزائہا فیکون انکار ذلک	
انکار اللاجماع۔	

۲۶۰

(۶۱)

مسکات

مسکات

۱۲

۱۲

بِقَبُولِ حَسَنٍ ﴿١﴾ لإخلاص أمها ﴿وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا﴾ أي أنشأها إنشاءً حسناً بالصحة والعافية لقوله تعالى: ﴿وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا﴾ ﴿١٧﴾ [نوح: ١٧] ﴿وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا﴾ إمام بيت المقدس عليه السلام ﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ﴾ الغرفة ﴿وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا﴾ شيئاً مأكولاً ﴿قَالَ﴾ زكريا ﴿يَعْرَظُ أَنِّي لَلِ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ﴾ كانت عليها السلام تنسب ما كان عندها إلى الله لقوله تعالى: ﴿وَمَا يَكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ﴾ [النحل: ٥٣] كأنها كانت تشكر الله ﴿إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ أي بغير حساب لقوله تعالى: ﴿وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ﴾ إلى ﴿وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ [الطلاق: ٢، ٣] ﴿هَٰذَا دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾ ﴿٢٨﴾ أملي أن تسمع دعائي ﴿فَنَادَتْهُ الْمَلَكَةُ﴾ أي جبريل ﴿وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ﴾ قبل دعائك و﴿يُبَشِّرُكَ بِغُيٍّ﴾ أي ﴿يُغْلِمُ أَسْمُهُ يَحْيَى﴾ [مريم: ٧] ﴿مُصَدِّقًا﴾ أي يكون مصدقاً ﴿بِكَلِمَةٍ﴾ أحكام صادرة ﴿مِّنَ اللَّهِ﴾ لقوله تعالى: ﴿وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ﴾ [يونس: ١٩] ﴿وَسَيِّدًا﴾ إماماً كقوله تعالى: ﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ [النحل: ١٢٠] ﴿وَحَصُورًا﴾ محصوراً مشغولاً في العبادة. لقوله تعالى: ﴿أُخْصِرُوا فِي سَبِيلِ

(١) ما قلنا في تفسير الآية الكريمة مؤيد بحديث مرفوع مروي عن جابر رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ أقام أياماً لم يطعم طعاماً حتى شق ذلك عليه فأتى فاطمة فقال: «يا بنية! هل عندك شيء؟» فقالت: لا. فلما خرج من عندها بعثت إليها جارة لها برغيفين وقطعة لحم فوضعت في جفنة لها فرجع إليها. فقالت له: قد خبات لك. فقال: «هلمي يا بنية بالجفنة». فكشفت فإذا هي مملوءة خبزاً ولحماً فلما نظرت إليها بهتت وعرفت أنها بركة من الله. فحمدت الله تعالى، وقدمته إلى النبي ﷺ فلما رآه حمد الله وقال: «من أين لك هذا يا بنية؟» قالت: هو من عند الله. إن الله يرزق من يشاء بغير حساب. ثم قال: «الحمد لله الذي جعلك شبيهة سيدة نساء بني إسرائيل، فإنها كانت إذا رزقها الله رزقاً فسلت عنه قالت: هو من عند الله» (تفسير الدر المنثور ٢/٣٦).

فانظر بإمعان النظر شبه رسول الله ﷺ فاطمة بمریم الصديقة وجوابها بجوابها والحال أن الطعام بعثت جارة لفاطمة إليها على العادة. وقالت: هو من عند الله قال العلماء: إن مريم الصديقة كان يأتيها فاكهة الصيف في الشتاء وفاكهة الشتاء في الصيف على خلاف العادة فاختر ما شئت (منه).

كان يا آتيد بنوا في كرمه

الضعيف في الشتاء

وفاكهة الشتاء في

الضعيف - انتهي

وهدن اية الكرمه

الصدريّة وخلق

تفسير سنن الكرمه

خاتمة

گرمی کے سبب ہمارے میں اور ہمارے کے یسوعے گرمی میں آتے تھے

اے سکین بے خبریہ سننے تو جبر الامتہ ابن عباس اور مجاہد سے تفسیر

ابن جریر میں اور حسن سے ابن عباس میں سنہ اسیر جو وہ ہے اور تحفہ ام

مفسرین لکھتے ہیں کہ یہیم غیسا السلام کے پاس غریب کرنا آتا تھا

اور گرمی کے موسم میں سیال کے یسوعے اور سردی کے موسم میں گرمی کے

یسوعے آتے تھے۔ زہن منہ: جب نے ہنایت کی تفسیر میں اہل سنت کی

تفاسیر و تفسیر زکریا فرامنا رستہ زکریا تفسیر کو اختیار کیا ہے

﴿لَقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ﴾ ^(١) **حين أمروا بالإلفاق في سبيل الله** ﴿قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا﴾ أي سنجازيهم لقوله تعالى: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِ وَإِنَّا لَهُ كَنُوبٌ﴾ [الأنبياء: ٩٤] وقوله ^(٢) تعالى: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنَّىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَوةً طَيِّبَةً﴾ [النحل: ٩٧] ﴿وَقَتْلَهُمُ الْآنِيسَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ﴾ عطف على «مَا» ﴿وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ﴾ ^(٣) أي النار ﴿ذَلِكَ﴾ العذاب ﴿بِمَا قَدَّمْتُمْ أَيْدِيكُمْ وَ﴾ اعلموا ﴿أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ﴾ ^(٤) والنفي راجع إلى أصل الفعل لا إلى زيادة المبالغة لقوله تعالى: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾ [النساء: ٤٠] هم ﴿الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَاهِدٌ﴾ أرسل ﴿إِلَيْنَا﴾ حكماً ﴿أَلَا تُوْمِنُ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ﴾ أي يأمرنا بقربان ﴿تَأْكُلُهُ النَّارُ﴾ أي يحرقه الكاهن ^(٥) بالنار المذكور في التوراة المتداولة في أيدينا في الكتاب الأول من التوراة المسمى بسفر الخروج في الباب التاسع والعشرين هكذا. وتأخذ الكبش الواحد فيضع هارون وبنوه أيديهم على رأس الكبش وتأخذ دمه وترشه على المذبح من كل ناحية وتقطع الكبش إلى قطعه وتغسل جوفه وأكارعه وتجعلها على قطعه وعلى رأسه وتوقد كل الكبش على المذبح.

﴿قُلْ﴾ لهم يا محمد ﴿قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ﴾ من متبعي التوراة إلى بعثة المسيح ﴿مِّن قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ﴾ المعجزات ﴿وَبِالَّذِي قُلْتُمْ﴾ بقربان تحرقه النار ﴿فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِن

(١) لما نزلت ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ [البقرة: ٢٤٥] قالت اليهود: إن الله فقير، يستقرض منا، ونحن أغنياء. (معالم ١٤٣/٢).

(٢) فيه إشارة إلى أن الآيتين مصداقهما واحد. فالمراد من الكتابة الحياة الطيبة، أي جزاء الحسنات (منه).

(٣) ورد في الحديث: أن الغنيمة لم تحل لأحد قبلكم، كان النبي ﷺ وأصحابه إذا غنموا وجمعوها نزلت نار من السماء فأحرقتها (انظر الترمذي: ٣٠٨٥ وأحمد ٢٥٢/٢ ومسلم: ١٧٤٧ وغيره). فالغنيمة غير القربان، والقربان غير الغنيمة. والدليل على غيريتهما: أنا نحن أهل الهند نأكل القربان، وما أكلنا الغنيمة قط، فافترقا. فالحديث لا يتعلق بالآية، بل هو واقع آخر، فانهم (منه). لكن القربان على هذا التأويل لا يكون دليلاً مقنعاً (ص، ر).

فذكر الغليل فجاء ابراس
 مثل براس بقرة من ابراس
 فوشه في ذات التار
 فذكره واشربه ابراس
 خبثه واذن منى راس
 وبن المتذرعن ابراس
 مرفوعان غنيه لا
 تحل لاحد قبلكم كان النبي
 واذن به اذا غشوا جند
 وذنبت من ابراس واذن

ابن المتذرعن ابراس
 كرتي ابراس رسول الله عليه
 لا تحل لاحد قبلكم كان النبي
 جمعه ابراس ناره من الله ابراس
 غنيه تم من ابراس
 ابن كرتي ابراس غنيه
 ابراس من ابراس
 ابراس من ابراس
 ابراس من ابراس
 ابراس من ابراس

﴿مِمَّا﴾ أي لِمَالِ ﴿تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ﴾ من الإخوة والأخوات وغيرهم
﴿وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَنُكُمْ﴾ انعقدت العهود بينكم أي الزوج^(١) والزوجة لقوله
تعالى: ﴿وَلَا تَعْزِمُوا عُقَدَةَ النِّكَاحِ﴾ [البقرة: ٢٣٥] وقوله تعالى: ﴿وَكَيْفَ

(١) قال أستاذ الهند الشاه ولي الله - رحمه الله - : ظاهر الآية أن الميراث للموالي والبر
والصلة للموالي الموالاة. فلا نسخ. (الفوز الكبير ص ٥٦).
قال بعض العلماء: المراد به أولياء الحلف والمؤاخاة. ثم نسخ توريثهم فاختر ما شئت (منه).

تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَى بَعْضُكُمْ إِلَى بَعْضٍ وَأَخَذْتُ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٢١﴾
[النساء: ٢١]، والموصول معطوف على «الْوَالِدَانِ» أي جعلنا لكل مال مما ترك
هؤلاء ورثة ﴿فَأَتَوْهُمْ نَصِيبُهُمْ﴾ على حسب ما ذكر ﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
شَهِيدًا﴾ ﴿٢٣﴾ يعلم من يتبعه ممن يعصيه.

(۵) رایشا و ملک والذین

تخذت ایمانکم استقرت

العہود بینکم فی المردہ

والزوجۃ - اتہم - غنائم خیر

انی مسلم المعتزل وغیر

اشی المسلم المملک والار

وغیرہا۔

(۵) مردہ میں والذین عقدت ایمانکم کی تفسیر میں لکھتے ہیں

انہم: العہود بینکم فی المردہ - زوجۃ - غنائم تفسیر

مردہ میں غنائم تمام چیزیں جو جنگ میں جہاد کے ابو مسلم

استنبہ انہم: غنائم کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ وہ چیزیں ہیں

جو جنگ میں جہاد کے ابو مسلم استنبہ انہم: غنائم کی تفسیر میں

غنائم اور مملکت یعنی برادر خواتین اور منہ اور وارث جس کو

میت محروم الارث بنادے لیتے ہیں۔ دیگر تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ

در فتور - منہ - فتح انہم: یہ تمام چیزیں ہیں جو جنگ میں جہاد کے ابو مسلم

کے عقدت ایمانکم سے مراد زوجہ لینا ابو مسلم انہم: غنائم کی تفسیر میں

کے عقدت ایمانکم سے مراد زوجہ لینا ابو مسلم انہم: غنائم کی تفسیر میں

غير متي ﴿إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانَا فَتَقَبَّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا﴾ هابيل ﴿وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ﴾ قابيل وقد
 اطلعا بواسطة آدم أنه تقبل من أحدهما ولم يتقبل من الآخر. لقوله تعالى:
 ﴿مَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ﴾
 [آل عمران: ١٧٩] ﴿قَالَ﴾ قابيل لهابيل حاسداً عليه ﴿لَأَقْتُلَنَّكَ﴾ لما فزت وأنا
 لم أفز. كقوله تعالى: ﴿يَتَاخَلَّ الْكِتَابُ حَلْ تَتَقِيمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ مِنْ
 قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ ﴿٥٩﴾﴾ [المائدة: ٥٩] ﴿قَالَ﴾ هابيل ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ
 الْمُتَّقِينَ ﴿١٧﴾﴾ المخلصين لقوله تعالى: ﴿وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدُكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ تَحْزَنُ ﴿١٨﴾﴾ إِلَّا آيَةً وَجَدِ
 رَبِّهِ الْأَعْلَى ﴿٢٠﴾﴾ [الليل: ١٩، ٢٠] ﴿لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ
 لِأَقْتُلَنَّكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٨﴾﴾ في القتل ابتداء، لأنه خلاف التقوى ﴿إِنِّي
 أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي﴾ أي بإثم قتلي ﴿وإِثْمَكَ﴾ السابق على قتلي ﴿فَتَكُونَنَّ مِنْ أَصْحَابِ
 النَّارِ﴾ أظهر هابيل لقابيل هذا القول ليتزجر عن إرادته، كقوله تعالى حكاية عن

(۱) (اِنْشَاءً) وَلَمْ يَتَقَبَّلْ
 مِنَ الْآخِرِ قَدْ اُطْلِعَا
 بِرَاسِطَةٍ اَدْرَمَ اِنْ تَقَبَّلَ
 عَنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يَتَقَبَّلْ
 مِنَ الْآخِرِ اَنْتَعَى - وَهَذَا
 خِلَافُ لِقَاءِ مِرَاثِ الْوَالِدَيْنِ

(۱) صُتْ وَلَمْ يَتَقَبَّلْ مِنَ الْآخِرِ كَيْفَ يَكُونُ قَدْ
 اِنْ اِنْشَاءً بِنَاسِطَةٍ اَدْرَمَ اِنْ تَقَبَّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يَتَقَبَّلْ مِنْ
 الْآخِرِ يَعْنِي بِرَاسِطَةِ اَدْرَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْهُمَا سَمِعَا اِطْلَاعَ بَابِ كَرَامَةٍ
 كَيْ تَقْبَلُ قَبُولَ بَوْنِي اَوْ رَدِّ رَسْمِ كَيْ تَقْبَلُ - يَعْنِي بِهِيَ خَالِصَةً
 اِنْ سَمِعَتْ وَجَمَاعَتِ كَيْ يَخْلُصَ اِنْ يَكُونُ تَخَالُفٌ كَيْ يَكُونُ اِسْلَامُ اَنْشَاءً
 كَيْ يَكُونُ اِنْ يَكُونُ اِنْ يَكُونُ اِنْ يَكُونُ اِنْ يَكُونُ

(۱) (اِنْشَاءً) وَلَمْ يَتَقَبَّلْ
 مِنَ الْآخِرِ قَدْ اُطْلِعَا
 بِرَاسِطَةٍ اَدْرَمَ اِنْ تَقَبَّلَ
 عَنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يَتَقَبَّلْ
 مِنَ الْآخِرِ اَنْتَعَى - وَهَذَا
 خِلَافُ لِقَاءِ مِرَاثِ الْوَالِدَيْنِ

۹۳
 ۱۲
 ۱۳

۲۷

داخر ج ابن جریر عن ابن	اگر اُن اور اہل کی قربانی کو کھا گئی اور قابیل کی قربانی کو چھوڑ دیا
مسعود عن ابن مسعود عن ناس من	جیسا کہ ابن جریر میں ہے کہ عن ابن مسعود عن ناس من
قرب ہا بیل جہنم سہ ہینہ	الصحابۃ قرب ہا بیل جہنم سہینہ وقرب قابیل حرمۃ سہیل
وقرب قابیل حرمۃ سہیل	فوجد فیہا سہینہ عظیمۃ ففرکہا فاکلہا فاذنلت ر
فیہا سہینہ عظیمۃ ففرکہا فاکلہا	فاکت قربان ہا بیل و ترک قربان قابیل۔ یعنی ابن جریر
اذنلت الا ان کنت قربان	ابن مسعود ورواہ ایک جہنت میں بھی اسے تعالیٰ عذاب سے روایت
ہا بیل و ترک قربان قابیل	کرتے ہیں کہ اہل نے ایک زہر پوتا تازہ اور قابیل نے ایک ست
کلمۃ من اذخر ذن سنہ	خوشیوں کی قربانی کیا۔ اس میں بھی ایک خوشہ جو ہمد حق ہو سکتا تھا
قارین قاری فی زمرہ فسر	سے مکر کہا ہے پس اگر بڑی اُس نے اہل کی قربانی کو کھا دیا
عکۃ اعدا بکر کرامۃ و جوف	قابیل کی قربانی کو چھوڑ دیا۔ تو مفسرین اہل سنت اس کی تائید
ایکے علماء نے جو بحث یہ معلوم ہوتا ہے کہ انصاف	گر موانع اہل سنت کے تفسیر کیے ہیں وہ
و کرامت بہت ہوتی ہیں معجزہ اور کرامت ان کے بہرہ ناس میں	نہایت قارین قدر ہے۔

﴿ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ﴾ أي أنواع كما أنكم أيها الناس
 نوع ﴿ مَا فَرَّطْنَا ﴾ تركنا ﴿ فِي الْكِتَابِ ﴾ أي علم الباري ﴿ مِنْ شَيْءٍ ﴾ لقوله تعالى :
 ﴿ وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا
 يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٌ وَلَا يَابِسٌ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴾ [الأنعام : ٥٩]

(١) لأن نزول الآية مذكور في القرآن فكيف يصح طلبهم أية أي فإلهم بالآية المطلوبة ما
 اقترحوها (منه).

(٢) لأن هذه الآية مسوقة لبيان علمه تعالى وتسمية العلم كتاباً من قبيل تسمية القرآن كتاباً مع
 أنه كلام نفسي لله تعالى فافهم. كتاب مبين - أم الكتاب - إمام مبين. كتاب مكنون علمه
 سبحانه. قال مصنف الجلالين إلا في كتاب مبين اللوح المحفوظ ومكنون علمه تعالى
 (جلالين: سورة النمل). الواو بمعنى أو، وهذا تفسير ثانٍ لكتاب. (منه).

۱۱

خبر

۶۸

۳۰

در کتاب...

(۱۱) : یثنا سئل :-

تدریجاً فی الکتاب من

تأخر فی تدریج الباری -

(۱۱) معلقاً میں آیت تامل و تذلل فی الکتاب من شئ : ای

علامہ الباری - سے تفسیر کرتے ہیں یہ بھی تمام تفسیریں

کے خلاف ہے کیونکہ مصنف تفسیر ثنائی نے کتاب کی تفسیر

سے کہ ہے یہ اس سنت و جماعت کی تفسیروں میں اس آیت میں کتاب سے مراد لوح محفوظ

نہ کہ شریف ہے و جبوتہ سیرا بلسلام

۶۸

← وَأَخْرَجَ ﴿٥١﴾ [الأنفطار: ٥] ﴿وَكُلُّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ﴿٥٢﴾﴾ أي في صحف أعمالهم لقوله تعالى: ﴿وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥١﴾﴾ [القمر: ٥٢] يتبين أعمالهم يوم الجزاء لقوله تعالى: ﴿مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا﴾ [الكهف: ٤٩].

﴿وَأَضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ﴾ مثلاً مفعول لأجله أي اذكر لهم أصحاب القرية تمثيلاً وتذكيراً لهم لقوله تعالى: ﴿فَأَقْصَصَ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ [الأعراف: ١٧٦]. ﴿إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿١٣﴾﴾ من الله ^(١) ﴿إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ﴾ أي قويناهم ﴿فَقَالُوا﴾ كلهم ﴿إِنَّا إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ ﴿١١﴾﴾ قالوا ما أنتم إلا بشر مثلنا وما أنزل الرحمن

(١) إنكار على من قال إن المرسلين كانوا أصحاب عيسى عليه السلام لقوله تعالى: ﴿إِذْ أَرْسَلْنَا﴾ الآية فظاهر النسبة الحقيقة فانهم.

۱۲

۲۸۷

۱۸۸

۱۳

۱۹

۱۱۰

در ۱۲) بیضا مطلق

دکتر علی احمدی

امام حسین

۱۳) و الله في ام المكة ب

لادین امری

۱۲) اور اس کی تفسیر میں حضرت علی

تفسیر میں حضرت علی

منیت میں امام حسین

۱۳) اور اس کی تفسیر میں حضرت علی

کی تفسیر میں حضرت علی

۲۴

۱۶

۴۲

۴

سورة الزخرف مكية وهي تسع وثمانون آية

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿حَمْدٌ﴾ أنا الرحمن الرحيم ﴿وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ﴾ أقسم سبحانه بعلمه لقوله تعالى: ﴿وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ فِي ظُلُمَاتٍ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٌ وَلَا يَابِسٌ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ﴾ [الأنعام: ٥٩] ﴿إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ ﴿فَبِأَنَّهُ بِلِسَانِكُمْ لَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ﴾ [إبراهيم: ٤] والجملة المؤكدة جواب قسم ﴿وَإِنَّهُ﴾ أي القرآن ﴿فِي أَمْرِ الْكِتَابِ﴾ الذي يكتب منه كل كتاب وهو علمه سبحانه لقوله تعالى: ﴿وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ﴾ [البقرة: ٢٥٥] ﴿لَدَيْنَا الْعِلْمُ﴾ رتبة ﴿حَكِيمٌ﴾ محكم لقوله تعالى: ﴿أَحْكَمْتَ آيَاتُنَا ثُمَّ قُضِلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَيْرٍ﴾ [هود: ١] ﴿أَفَنَضْرِبُ﴾ نترك ﴿عَنْكُمْ الذِّكْرَ صَفْحًا﴾ إعراضاً لأجل ﴿أَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُتْرَفِينَ﴾ أي هل لا نسمعكم القرآن للتذكير لأجل عدم الالتفات منكم - لا - لقوله تعالى: ﴿وَلَوْ أَتَبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَ هُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ﴾ [المؤمنون: ٧١] ﴿وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِنْ نَبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ﴾ ﴿وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ﴾ كقوله تعالى: ﴿يَحْزَنُهُ عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ﴾ [يس: ٣٠] ﴿فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا﴾ أي أقوى من قومك لقوله تعالى: ﴿لَمْ يَخْلُقْ مِثْلَهَا فِي أَلْبَدِ﴾ [الفجر: ٨] ﴿وَمَضَى مِثْلُ الْأَوَّلِينَ﴾ أي حالاتهم ووقائعهم ﴿وَلَيْنَ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقْنَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ﴾ الذي يعلم مصلحة كل شيء وحكمته ﴿الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ مَهْدًا﴾ تسكنون عليها ﴿وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ إلى مطالبكم ﴿وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ السَّحَابَ﴾ ماءً يقدر ﴿معلوم عندنا﴾ فأنشأنا به بلدة مبيتاً ﴿يَابَسَا﴾ كذلك تخرجون ﴿من قبوركم بعد الفناء﴾ والذي خلق الأزواج كلها وجعل لكم من الفلك والأنعام ما تركبون ﴿في البحر والبر﴾ لتستولوا على ظُهُورِهِ ﴿أي على ظهر المركب المذكور﴾ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةً

(۱۳)
 ص ۱۹
 ص ۱۱

(۱۳) داند فی ام المکرم ب
 لایب اعلیٰ ملایم . وکلیله

(۱۳) داند فی ام المکرم ب
 لایب اعلیٰ ملایم . وکلیله

۴۳
 ۴

المعاصي ﴿وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ﴾ على الطاعة ﴿وَمَا الْحَيَوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَعُ الْغُرُورِ﴾ يغتر بنصرتها من يراها بادي الرأي ومن رآها بامعان النظر - لا - لقوله تعالى:

﴿رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ﴾ [النور: ٣٧] ﴿سَابِقُونَ إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكَ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ﴾ مع هذا ﴿ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾ لا يضيع أجر المحسنين ﴿مَا أَصَابَ مَن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ﴾ أي في علم الله ﴿مِن قَبْلِ أَن

نَبْرَاهَا﴾ نظهرها ﴿إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ﴾ فإنه سبحانه ﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا

تُخْفِي الصُّدُورُ﴾ [غافر: ١٩] ولكن نبهكم على هذا ﴿لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ

وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ﴾ إذا علمتم أن ما فاتكم لم يكن ليصيبكم وما أصابكم لم

يكن ليخطبكم ﴿وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾ الَّذِينَ بَيَانٌ لِلْفَخْرِ ﴿يَبْخُلُونَ﴾

أي ﴿يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ [التوبة: ٣٤] ﴿وَيَأْمُرُونَ

النَّاسَ﴾ أي يشيرونهم ﴿بِالْبُخْلِ﴾ يقولون: ﴿أَنْطَعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ﴾

[يس: ٤٧] ﴿وَمَن يَتَوَلَّ﴾ عن الشكر على نعمائه سبحانه فلا يضر الله شيئاً ﴿فَإِنَّ اللَّهَ

هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ﴾ لا فائدة له في شكركم ولا ضرر له في كفركم لقوله تعالى:

﴿إِن تَكْفُرُوا أَنْتُمْ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ﴾ [إبراهيم: ٨] ﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا

رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ﴾ المراد بالكتاب الأحكام التي

بين الله وبين العبد من العبادات وبالميزان ما بين العباد لقوله تعالى: ﴿لِيَقُومَ النَّاسُ

بِالْقِسْطِ﴾ أي ليعدلو بينهم ﴿وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ﴾ أي خلقناه ﴿فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنْفَعٌ

لَا تَحْصَى﴾ لِلنَّاسِ وَ﴿خَلَقْنَا الْحَدِيدَ﴾ لِيَعْلَمَ يميز ﴿اللَّهُ مَن يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ﴾

تحريص وترغيب باستعمال الحديد لنصرة الدين في الجهاد عند الضرورة ﴿إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ

عَزِيزٌ﴾ يأمركم بنصرة الدين ليرتقي بكم على درجة الكمال وإلا فهو على ما

يشاء قدير لا يحتاج إلى نصركم دينه لقوله تعالى: ﴿إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ

أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْفَارِ﴾ [التوبة: ٤٠].

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَمِثْلُ مُهْتَدٍ وَكَثِيرٌ

مِنْهُمْ﴾ من أولادهم ﴿فَسِيقُونَ﴾ خارجون من الطاعة ﴿ثُمَّ قَفَّيْنَا﴾ أرسلنا

ص ۱۱۰
 (۱۹)
 ص ۱۱۱
 ص ۱۱۲

سبحانہ۔

انہ لقرا ان کمرہجہ فی کتاب
 مکذوب۔ ای فی علمہ اندہ۔

(۱۴) امدایت ما اصاب من مصیبتہ فی الارض ولا فی نفسہ
 الا فی کتاب من قبل ان نبرءھا کی تفسیر منجھ میں ای
 فی علم اللہ سے کی ہے۔ ان آیات کی یہ تفسیر تمام اہل اسلام

57
 ۲۲

﴿ فَلَا أَقْسَمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴾ (٧٥) أي بمنازلها ﴿ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لِّوَتَّعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴾ (٧٦)
← لحصول العبرة ﴿ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴾ (٧٧) في كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ﴿ أَي فِي عِلْمِ اللَّهِ الْمُسْتَوْر عَنْ
أَعْيُنِ الْخَلْقِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿ وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيَّ حَكِيمٌ ﴾ (١) [الزخرف : ٤]
﴿ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴾ (٧٩) أي لا يعمل بالقرآن إلا صار مطهراً مذكى عن
الردائل والذنوب لقوله تعالى : ﴿ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ
فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا ﴾ [ال عمران : ١٠٣] أو
لا يعمل بالقرآن إلا الموحدون المطهرون عن الشرك لقوله تعالى : ﴿ إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ

بل هو قرآن مجید فی لوح محفوظ

ای فی علمہ سبحانہ

وفی کل مقام قرآن کتاب

واللوح المحفوظ بعلم اللہ تعالیٰ

وہو تقریباً کتاب ولا

بالتوح المفوظ علیہ ذلک

کا ذکر کیست سوائے جس جلد قرآن شریف میں لوح محفوظ کا ذکر کیا ہے۔ اس کی تفسیر علم اللہ سر

کی ہے اور تمام اہل علم کے نزدیک لوح محفوظ ایک کبھی ہوئی کتاب ہے۔ اور شریف تفسیر شریف

عربی سب سائن کے خلاف لوح محفوظ کبھی ہوئی کتاب نہیں مانتا۔

کی تفسیر کے خلاف ہے۔

(۱۵) اور آیت لقرآن کریم فی کتاب مکنون کی تفسیر

میں ای فی علم اللہ سے ہے۔

(۱۶) اور آیت بل هو قرآن مجید فی لوح محفوظ کی تفسیر

صحت میں ای فی علمہ سبحانہ سے کی ہے۔ یہ کبھی اہل سنت

کی تفسیروں کے خلاف ہیں۔ اس کے خلاف بہت سے چھ آیتوں

کا ذکر کیا ہے سوائے جس جلد قرآن شریف میں لوح محفوظ کا ذکر کیا ہے۔ اس کی تفسیر علم اللہ سر

کی ہے اور تمام اہل علم کے نزدیک لوح محفوظ ایک کبھی ہوئی کتاب ہے۔ اور شریف تفسیر شریف

عربی سب سائن کے خلاف لوح محفوظ کبھی ہوئی کتاب نہیں مانتا۔

۱۵

۱۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام
على سيدنا محمد
والآل الطيبين الطاهرين
الطاهرين

۵۶
۷۷

۷۵
۷۷

ذو الجلال والإكرام ﴿فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ﴾ (١٦) ﴿لا يَمْنَعُهُ وَلَا يَحْجَرُهُ شَيْءٌ لِّقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ﴾﴾ [البقرة: ٢٨٤] ﴿هَلْ أُنْتُكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ﴾ (١٧) ﴿فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ﴾ (١٨) ﴿بَدَلٌ مِنَ الْجُنُودِ أَيُّ قَدْ أَتَاكَ مِنْ قِصَصِهِمْ مَا يَتَّبِعُ بِهِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ﴾﴾ (١٩) ﴿[القمر: ٤] وَهَؤُلَاءِ لَا يَتَّبِعُونَ ﴿بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ﴾ (٢٠) وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ﴾ (٢١) ﴿لا يَخْرُجُونَ عَنْ إِحَاطَةِ قُدْرَتِهِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى حَاطَا عَنْ الْجَنِّ: ﴿وَأَنَا ظَنَنَّا أَنْ لَنْ نُعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَلَنْ نُعْجِزَهُ هَرَبًا﴾﴾ (٢٢) [الجن: ١٢] لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ شَيْءٌ مِنَ الْكُذْبِ ﴿بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ﴾ (٢٣) ﴿فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ﴾ (٢٤) ﴿وَقَبْلَ ذَلِكَ فِي عِلْمِهِ سُبْحَانَهُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَرِئَاءَهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلٌّ حَكِيمٌ﴾﴾ [الزخرف: ٤].

وَاللّٰهُ الْمَعْلُوْمُ يَعْلَمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (۱۶) اور آیت میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی گئی ہے۔
 دوسرا کتاب و کتاب میں اسی فی علمہ سبحانہ سے کہا ہے۔ یہ بھی اہل سنت
 بالذکر کی تعریف ہے۔ اس کی تفسیروں کے خلاف ہر میں نے اس حجت نہایت ان چھ آیتوں
 کا ذکر کیا ہے۔ جس جگہ قرآن شریف میں نور محفوظ کا ذکر ہے۔ اس کی تفسیر علم اللہ سے
 کہ ہے اور تمام اہل سنت کے نزدیک نور محفوظ ایک لکھی ہوئی کتاب ہے۔ اور مشفق غیر شرعی
 عربی سب سائنس کے خلاف نور محفوظ لکھی ہوئی کتاب نہیں مانتا۔

17

جہاں کی ساری باتیں

$$\frac{10}{22} \rightarrow$$

لَوْلَا أَنْزَلَ عَلَيْنَا الْمَلَكِيَّةَ أَوْ نَرَى رَبَّنَا لَقَدْ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيرًا ﴿٢١﴾
 [الفرقان: ٢١] ﴿أَوْ يَأْتِيكَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ﴾ المنذرة^(١) لقوله تعالى: ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾ هو يوم الموت لفرد فرد من نوع الإنسان لقوله تعالى: ﴿يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَكِيَّةَ لَا بُشْرَى يَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ حِجْرًا مَحْجُورًا﴾ [الفرقان: ٢٢] وآيات يوم القيامة لنوع الإنسان لقوله تعالى: ﴿قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ﴾ [السجدة: ٢٩] ﴿قُلْ أَنْظِرُوا﴾ ما تمنيتم ﴿إِنَّا مُنْظِرُونَ﴾ أيضاً ما ينزل بكم من عذاب الله لقوله تعالى: ﴿قُلْ كُلُّ مُرْتَضٍ قَرَّبَ صَوًّا فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدَى﴾ [طه: ١٣٥].
 ﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيْعًا﴾ فرقا مختلفة اختلافا يوجب تعددهم^(٢) (نعوذ بالله) وهم أهل الكتاب لقوله تعالى: ﴿وَمَا نَفَرَقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَةُ﴾ [البينة: ٤] وقوله تعالى: ﴿مِنْهُمْ الْمُؤْمِنُونَ أَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ [آل عمران: ١١٠].

(١) فتشمل آية طلوع الشمس من مغربها فانهم (من فتح البيان ٤/ ٢٨٣، ٢٨٤).
 (٢) فلا يرد أن الصحابة أيضاً كانوا مختلفين فيما بينهم في المسائل لانهم ما كانوا فرقا متباينة فانهم (منه).

رکعات (ایضاً) یوم

یوم بعض آیات ربک یوم

الموت۔ وعدا خزان المشرق

تصحیح مرفوع لا تقوم البتہ

حتى تمنع الشمس من مغربہ

فذا طلعت وراہ الناس

اموا جمعوت ذراہ جین

لا ینفع نفساً یمات لخرقرہ

یوم یأتی بعض آیات ربک

گراسوقت کا بیان لانا فایہ نہیں دیکھا

غرض قیامت قائم ہونے سے

آیات ربک کی تفسیر میں

آیات ربک کا لغوی و ناظرانے ہیں اور انصاف یوم الموت کے ساتھ تفسیر کرتے ہیں

رکعات سنت ۱۴ آیت یوم یأتی بعض آیات ربک میں بعض

آیات ربک کی تفسیر یوم الموت کے ساتھ کی گئی ہے

حدیث صحیح صحیح کے فزون پر سیکھ کر احمد اور بخاری اور مسند

میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر فرمایا یہاں اس

سے البتہ کہ اس نے لا تقوم البتہ حتی تطامع الشمس من

مغربہ فاذا طلعت وراہ الناس جمعوت ذراہ جین

حیرنا لا ینفع نفساً یمات لخرقرہ

یوم یأتی بعض آیات ربک

یعنی جب تک آفتاب مغرب نہ ہوگا

پھر جب تک آفتاب کو مغرب نہ آجائے

پھر یہ آیت یوم یأتی بعض آیات ربک

غرض قیامت قائم ہونے سے

آیات ربک کی تفسیر میں

۱۵

حدیث صحیح

حدیث صحیح

حدیث صحیح

حدیث صحیح

حدیث صحیح

حدیث صحیح

حدیث صحیح

حدیث صحیح

حدیث صحیح

حدیث صحیح

حدیث صحیح

حدیث صحیح

[المائدة: ١٠٩] ﴿ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمُ ﴾ أي نخبرهم ﴿ يَعْلَمُونَ ﴾ أي خبراً صحيحاً ﴿ وَمَا كُنَّا ﴾
 → غَافِينَ ﴿ وَالْوِزْنَ ﴾ ^(٢) أي مقدار الأعمال. بأي وجه كان ﴿ يَوْمَ يَدُ الْوِزْنِ ﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ
 مَوَازِينُهُ ﴿ أي كثرت أعمالهم الصالحة ﴾ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿ الداخلون
 الجنة لقوله تعالى: ﴿ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ﴿ ٦ ﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿ ٧ ﴾ ﴾
 [القارعة: ٦، ٧] ﴿ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ﴾ حبّطت أعمالهم بالكفر والشرك، أو قلت
 ﴿ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ﴿ ١ ﴾ ﴾ ينكرون ﴿ وَلَقَدْ مَكَنَّاكُمْ فِي
 الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعِيشَةً ﴿ ذرائع الرزق بالإنبات، وبأن يخدم بعضكم بعضاً

(١) تفصيل بحث الحروف المقطعات في الإتقان فانظر فيه (منه).

(٢) قال مجاهد: المراد بالوزن ههنا القضاء ومعنى الحق العدل (معالم ٣ / ٢١٤ والخازن) فافهم.

(۱۸) زانینا صفتا

والوزن یومئذ الحق ای

مقدار الاعمال بای وجه

کان الخ وهذا مخالف لا یحکم

۱۸ ص ۱۲ - آیت والوزن یومئذ الحق میں وزن کی

تفسیر ای مقدار الاعمال بای وجه کان سے کی ہے۔ یعنی

اعمال کا وزن مخصوص میزان سے نہیں جیسے جیسا کہ یہ معنی بھی

جیسے صحیح ہر شے اور تفسیر دا معتبر و اہل اسلام کے خلاف ہے

۱۸

۶

۱۵۸

۱۲۱

۱۵۸

کیونکہ معاملہ میں ہم۔ ان رجلاً ینشر علیہ تسعة وتسعون

سجلاً کل سجلاً دن ابرہہ فیخرجہ لہ بطاقتہ فیہا شہادۃ ان

لا الہ الا اللہ وان محمداً رسولہ ورسولہ فیہ ضم سجلاً

فی کفۃ والبطاقتہ فی کفۃ ثنت السجرات وثقلت البطا

کتا فی المذبح۔ یعنی معاملہ میں ہے کہ ایک آدمی پر اسکے عملوں

کے متانے سے ۹۰ سجلاً کھولے جائینگے جو ہر ایک بتدریج تھا

اور ایک چھوٹا ٹکڑا اسکے نامہ اعمال کا تھا لاجاً دیکھتے ہیں کہ کیا

ہوگا۔ مستحکم ان کا اللہ الا اللہ وان محمد بن محمد بن عبد اللہ

محمد اور نامہ اعمال تو میزان کے ایک پلہ میں رکھ دیا جائیگا اور یہ

چھوٹا سا ٹکڑا نہ سر سے بند میں نہیں بڑے بڑے (دوسروں) نامہ

اعمالوں کا پتہ ملتا ہو جائیگا اور یہ چھوٹے سے ٹکڑے والے پتہ بہار ہو گا ایسا ہی احمد اور ترمذی اور

ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم سے روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی محکم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

کیا ان کی سند ہے

التصحیحۃ للرفوعۃ ان رجلاً

ینشر علیہ تسعة وتسعون

سجلاً کل سجلاً من ابرہہ

فیخرجہ لہ بطاقتہ فیہا شہادۃ

ان لا الہ الا اللہ وان محمد

بن محمد بن عبد اللہ ورسولہ

فیہ ضم سجلاً

فی کفۃ والبطاقتہ فی کفۃ

ثنت السجرات وثقلت البطا

کتا فی المذبح۔ ابن حبان

والنحو صحیح۔ بمعانی

﴿يَمْسُقْ إِلَى أَصْطَفَيْتُكَ﴾ اخترتك ﴿عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِي وَبِكَلَمِي﴾ هذا ﴿فَخُذْ مَا آتَيْنَاكَ
وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿١١١﴾﴾ على هذه النعمة ﴿وَكَتَبْنَا لَهُ﴾ أي أمرناه ^(١) بكتابة

الأحكام لقوله تعالى: ﴿وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَرَهُمْ﴾ [يس: ١٢] ﴿فِي الْأَلْوَاكِ مِنْ
كُلِّ شَيْءٍ﴾ من أمور الدين ﴿مَوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ
يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا سَأُوْرِيكُمْ﴾ بعد ^(٢) مدة ﴿دَارَ الْفَاسِقِينَ ﴿١١٢﴾﴾ وهم فرعون وقومه لقوله
تعالى: ﴿فَأَخْرَجْنَاهُمْ مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٧﴾ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٥٨﴾ كَذَلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا بَنِي إِسْرَءِيلَ ﴿٥٩﴾﴾
[الشعراء: ٥٧-٥٩] ﴿سَأَصْرِفُ عَنْ آيَتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِنْ يَرَوْا
كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِنْ يَرَوْا سَبِيلَ الْغِيِّ﴾ أي
الضلال ﴿يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ذَلِكَ﴾ الصرف عن آياتنا ﴿يَأْتِيهِمْ كَذِبًا بِآيَاتِنَا﴾ عنادا
واستكبارا ﴿وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿١١٣﴾﴾ غفلة الاستكبار والعناد ﴿وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
وَلَفِكَاءَ الْآخِرَةِ حِطَّتْ أَعْمَالُهُمْ﴾ الصالحة لقوله تعالى: ﴿وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ
فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُورًا﴾ [الفرقان: ٢٣] ﴿هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٤﴾﴾ أي

(١) أسند سبحانه الكتابة إلى نفسه تشريفاً للمكتوب في الألواح وهو مكتوب بأمره. (تفسير فتح البيان

١٥/٥ للنواب صديق حسن خان البوفالي الملخص من فتح القدير للشوكاني - رحمهما الله -).

(٢) لأن بني اسرائيل لم يتغلبوا على مصر بعد هلاك فرعون متصلاً بل أقاموا في ميدان التيه
أربعين سنة لقوله تعالى: ﴿فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ﴾ الآية
[المائدة: ٢٦] فافهم (منه).

(19)

۱۲۲
۱۷

۱۷
۱۷

وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ

وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ
وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي كِتَابِ

۲۰

﴿ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مِنْ ذَلِكَ الْأَوَّلِ ﴾ (١) ﴿ يَأْتِيهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ (٢) ﴿ عطف على الكاف المنصوب (١) محلاً لا على الجلالة لقوله تعالى: ﴿ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ﴾ [الزمر: ٣٦] وقوله تعالى: ﴿ فَإِنَّ حَسْبُكَ اللَّهُ ﴾ الآية. مرت أنفاً.

﴿ يَأْتِيهَا النَّبِيُّ حَرِيصٌ ﴾ رغب ﴿ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْفِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَبَرُوا عَلَى مَا تَأْتِيهِمْ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا النَّاسَ الَّذِينَ كَفَرُوا بَأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ﴾ (٣) مآل فعلهم ويحاربون حمية. الشرطية خبر بمعنى الإنشاء. أي إن يكن المحاربة بهذا التعداد بشرط الصبر منكم على التكاليف الشاقة فاثبتوا، ولكن ﴿ أَلَنْ تَخَفُوا ﴾ (٤) الله عنكم وعلم أن فيكم ضعفاً. المعطوف علة للمعطوف عليه، كما في قول أبي الطيب: إذا غدرت حسناء أوفت بعهدا ومن عهدا ألا يدوم لها عهد (٥)

أي أمركم بالتخفيف لأنه علم في الأزل أنكم لن تستطيعوا ذلك فالشرط (٦) مفقود ﴿ فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴾ (٧) نصرًا وعونًا ﴿ مَا كَانَتْ لِي أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُشِخِرَ فِي الْأَرْضِ ﴾ (٨) أي لا يكون مطمح نظره الأسر فقط، بل غلبة الإسلام بالإثخان، ثم بعد الإثخان الأسر لقوله تعالى: ﴿ فَإِذَا لَقِيتُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّى إِذَا أَتَخْتَمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَتَاقَ فَمَا مَأْبَدُ مَا قُتِلُوا ﴾ [محمد: ٤] ﴿ تُرِيدُونَ ﴾ أيها المسلمون ﴿ عَرْضَ الدُّنْيَا ﴾ أي الفدية من الأسرى الذين أسرتموهم قبل الإثخان يوم بدر ﴿ وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ﴾ أي عز

(١) لأن الإضافة اللفظية في حكم الانقطاع على أن العطف على الضمير المجرور موجود في كلام الله سبحانه كقوله تعالى: ﴿ وَجَعَلْنَا الْكَرْبَ فِيهَا مَعَيشَ وَمَنْ لَشْتُمْ لَهُمْ رِزْقَيْنِ ﴾ [الحجر: ٢٠].

(٢) عدم الوفاء داخل في أدائها (منه).

(٣) فالآية ليست بمنسوخة لأن كون الحكم مشروطاً بشرط لا يوجد ينافي النسخ فافهم (منه).

(٤) روى أحمد وغيره عن أنس قال: استشار النبي ﷺ الناس في الأسارى يوم بدر فقال: «إن الله قد أمكنكم منهم» فقام عمر بن الخطاب. فقال: يا رسول الله! اضرب أعناقهم فأعرض عنه. فقام أبو بكر فقال: نرى أن تعفو عنهم، وأن تقبل منهم الفداء. فعفا عنهم وقبل منهم الفداء. وقال ابن مسعود: فنزل القرآن بقول عمر (لباب النقول في أسباب النزول).

الإسلام ﴿وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (١) ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ﴾ في قوله تعالى: ﴿وَمَا كَانَتْ
 اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ﴾ (٢) [الأنفال: ٣٣] ﴿لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ﴾ منهم الفداء ﴿عَذَابٌ
 عَظِيمٌ﴾ ﴿فَكُلُّوا مِمَّا غَنِمْتُمْ﴾ أخذتم منهم ﴿حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (٣)
 ﴿بَيِّنَاتٍ لِّلَّذِينَ قُلُوبُهُمْ يَسْرُوْنَ إِنَّ يَلْعَنُ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا﴾ أي إيمانًا لفظه
 وإن باعتبار حال المخاطب لا المتكلم لقوله تعالى: ﴿إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ﴾ (٤)
 [لقمان: ٢٣] ﴿يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أَخَذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرَ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (٥) وإن يريدوا
 خيانتك فلا عجب ولا ضرر ﴿فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ مِنْ قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾ (٦)
 إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَهَاجَرُوا وَجْهَهُدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ ءَاوُوا﴾ المهاجرين
 ﴿وَنَصَرُوا أَوْلِيَاءَكَ﴾ أي المهاجرون والأنصار ﴿بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾ بالنصرة والمعونة
 فينبغي لهم أن يتناصروا بينهم لقوله تعالى: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا الَّذِينَ
 يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾ (٧) [المائدة: ٥٥] ﴿وَالَّذِينَ ءَامَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا﴾ إلى
 النبي عليه السلام ﴿مَا لَكُمْ مِّنَ وَلِيَّتِهِمْ مِّن شَيْءٍ﴾ كما كان للمهاجرين والأنصار ﴿حَتَّى
 يُهَاجِرُوا وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ﴾ أي لأجل ضرورة الدين ﴿فَعَلَيْكُمْ النَّصْرُ﴾ أي
 يجب عليكم نصرهم ﴿إِلَّا عَلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ﴾ معاهدة بالصلح فلا تنصروهم
 عليهم ﴿وَاللَّهُ يَمَّا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾ (٨) فيجازيكم ﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾ في
 مقابلتكم لقوله تعالى: ﴿وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَتُّوْا أَهْدَىٰ مِنَ الَّذِينَ ءَامَنُوا سَبِيلًا﴾ (٩)
 [النساء: ٥١] ﴿إِلَّا تَفْعَلُوهُ﴾ أي نصر المؤمنين على الكفار ﴿تَكُنْ فِتْنَةٌ﴾ صد
 ﴿فِي الْأَرْضِ﴾ عن الدين ﴿وَفَسَادٌ كَبِيرٌ﴾ (١٠) بغلبة الكفار ﴿وَالَّذِينَ ءَامَنُوا
 وَهَاجَرُوا﴾ أوطانهم لظلم الكفار لهم ﴿وَجْهَهُدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ ءَاوُوا وَنَصَرُوا﴾
 المهاجرين ﴿أَوْلِيَاءَكَ﴾ أي المهاجرون والأنصار ﴿هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ
 كَرِيمٌ﴾ (١١) ﴿وَالَّذِينَ ءَامَنُوا مِن بَعْدِ وَهَاجَرُوا﴾ أي بعد شدة الضرر لقوله تعالى: ﴿وَالسَّابِقُونَ
 الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ﴾ (١٢) [التوبة: ١٠٠] وقوله تعالى: ﴿لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى

(١) ابن جرير وفتح البيان وغيره (منه).

(٢) الآية الكريمة الأولى تدل على كون المهاجرين صنفين. والثانية على مدح الأولين لقوله تعالى: ﴿الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ﴾ [التوبة: ١١٧] فحصل التطبيق فافهم (منه).

(۲۱) (۲۱) اَيْضًا مَعَهُ الْوَكَا
 كُتِبَ عَنْ اللَّهِ سَبْعَ دَلِيلٍ
 فِي تَفْسِيرِهِ وَمَا كَانَ اللَّهُ
 لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ - أَتَنْتَبِه
 لِيَعْنِي الْمُرَادُ مِنَ الْكِتَابِ بِمَحَلِّ
 الْحُكْمِ - وَهَذَا الْكَلَامُ مِنْهُ
 لِلرُّوحِ الْمَحْفُوظِ فِي الْحَدِيثِ
 الْمُنْفَقِ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ كَرِيمَةَ
 فَرَفَعُوا يَتَوَلَّوْنَ أَنْ اللَّهُ كَتَبَ
 كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ
 أَنْ رَحِمْتِي سَبَقَتْ خَلْقِي
 فَهُوَ مَكْتُوبٌ مِنْهُ فَوْقَ الْغُرَى

(۲۱) اِی صنفوں میں اس کی کیت لو کہ کتب من اللہ تعالیٰ کی تفسیر اس
 آیت سے کرتے ہیں۔ وہ کہان اللہ تعالیٰ بجز و انت فیہم ہے
 کتاب سابق سے مراد یہ آیت دعا کہ ان اللہ الیہ ہے اور یہ تفسیر سب
 تفسیر بل اسامہ کے خلاف ہے اس مخالفت کو باعث انجیز کرنا
 بوج محذوف سے اور منکر ہونا کتاب سابق سے ہی جیس کہ متفق علیہ
 حدیث میں وارد ہے کہ ابوبکر یہ فرماتے فرمایا سمعت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ کتب کتابا قبل ان یخلقی
 الخلق ان رحمتی سبقت خلی فی مکتوب عندی فوق العرش
 اپنے اپنے رسول ان سے اسے غیر رسم سے سزا کر فرماتے تھے کہ
 اسے سزا پہلے ایک کتاب مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے لکھی کہ رحمت
 رحمت نے میرے غضب پر سبقت کی پس وہ کتاب کہی ہوئی
 اس کے پاس عرش پر ہے

یہ کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش پر لکھی ہے اس میں رحمت اللہ تعالیٰ ہے جو اسے اپنے عرش پر رکھی ہے اس میں رحمت اللہ تعالیٰ ہے جو اسے اپنے عرش پر رکھی ہے

(۲۱)

حدیث

حدیث

حدیث

حدیث

۱
۶۱

الموصول المعطوف عليه مبتدأ ﴿رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَذَّتْ نَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا﴾ أي ﴿وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ﴾ [الحجر: ٤٨] خبر المبتدأ ﴿ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ ليت شعري ما يقول الذين يسبون المهاجرين والأنصار وهم يحسبون أنهم يحسنون صنعا ﴿وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنْفِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ﴾ أيضا منافقون ﴿مَرَدُّوٓا۟﴾ هلكوا ﴿عَلَى الْنِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ﴾ إلى (١) الآن علما قطعيا ﴿نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سِنَعَهُم مَّرَتَيْنِ﴾ أي مرارا مرة بعد مرة (٢) لقوله تعالى: ﴿أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ﴾ [التوبة: ١٢٦] فهي كقوله تعالى: ﴿ثُمَّ أَتِجِعَ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ﴾ [تبارك: ٤] ﴿ثُمَّ يَرَدُّوٓا۟ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ﴾ عذاب القيامة ﴿وَأَآخِرُونَ﴾ (٣) من المتخلفين ﴿أَعْرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ﴾ في التخلف لأنهم كانوا مخلصين متخلفين بلا مانع ﴿خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا﴾ من الصوم والصلاة ﴿وَأَآخِرَ سَيِّئًا﴾ من التخلف عن الجهاد ﴿عَسَىٰ اللَّهُ أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ﴾ أي يقبل توبتهم ﴿إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ ﴿خُذْ﴾ أيها الرسول ﴿مِنَ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ أي تقبل منهم واجعلها في مصارف الزكاة المذكورة في قوله تعالى: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ﴾ الآية [التوبة: ٦٠] ﴿تَطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ﴾

- (١) فيه إشارة إلى أن ما يروى أن حذيفة صاحب رسول الله ﷺ كان يعلم المنافقين بإعلامه عليه السلام فهو بعد هذه الآية. فلا تعارض لقوله تعالى: ﴿لَعَلَّ اللَّهُ يَخْشَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا﴾ [الطلاق: ١] (منه).
- (٢) من فتح البيان للنواب البوفالي الملخص من فتح القدير للشوكاني رحمهما الله (منه).
- (٣) عن ابن عباس قال: غزا رسول الله ﷺ فتخلف أبو لبابة وخمسة معه ثم إن أبا لبابة ورجلين معه تفكروا وندموا وأيقنوا بالهلاك وقالوا: نحن في الظلال والطمأنينة مع النساء ورسول الله ﷺ والمؤمنون معه في الجهاد والله لنوثقن أنفسنا بالسواري فلا نطلقها حتى يكون رسول الله ﷺ هو الذي يطلقنا وبقي ثلاثة نفر لم يوثقوا أنفسهم فرجع رسول الله ﷺ فقال: «من هؤلاء الموثقون بالسواري؟! فقال رجل هذا أبو لبابة وأصحاب له تخلفوا، فعاهدوا أن لا يطلقوا أنفسهم حتى تكون أنت الذي تطلقهم. فقال: «لا أطلقهم حتى يوثقوا أنفسهم» فأنزل الله ﴿وَأَآخِرُونَ أَعْرَفُوا﴾ فاطلقهم وعذرهم وبقي الثلاثة الذين لم يوثقوا أنفسهم لم يذكروا بشيء وهم الذين قال الله فيهم: ﴿وَأَآخِرُونَ مَرْجُونَ لِأَمْوَالِهِمْ﴾ [التوبة: ١٠٦] فجعل أناس يقولون: هلكوا إذ لم ينزل عذرهم حتى نزلت ﴿وَعَلَى الَّذِينَ خَلَفُوا﴾ [التوبة: ١١٨]. (أسباب النزول ص ٢١١).

فہرہ مکذوب منہ فوق الشرا
 (۲۲) رابطہ منہ
 سینہ بجم مرتین ای مراد
 مرۃ بعد مرۃ - مرۃ

اسکے پاس خوش بر سہ
 (۲۲) منہ ای مرتین مرتین کی تفسیر میں
 کہتا ہے ای مراد مرۃ بعد مرۃ یعنی دنیا کی حیات میں
 بار بار ای مرتین مرتین ای مراد مرۃ بعد مرۃ

مرۃ بعد مرۃ
 مرۃ بعد مرۃ
 مرۃ بعد مرۃ

(۲۱)

9
 101

مخالفت لما عليه اهل السنة
والجماعة فانهم متفقون
المرا د من مرتين مرة
في الدنيا ومرة في الدبر

اور تفاسیر معتبرہ اہل اسلام کے خلاف ہے۔ تفاسیر معتبرہ اہل سنت
سب اس پر متفق ہیں کہ مرتین سے ایک دنیا کا عذاب ہے
اور ایک قبر کا عذاب ہے۔ چونکہ اہل سنت اسی آیت کے عذاب
قبر کا اثبات کرتے ہیں۔ لہذا مصنف تفسیر ثنائی نے ان سے سخت
کر کے فرقہ ضالہ معتزلہ کی تائید کی ہے۔

﴿كَذَلِكَ نَقُصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ ﴿١١﴾ ﴿خَصَّوْا بِالذِّكْرِ لَأَنَّهُمْ هُمُ الْمُتَنَفِعُونَ﴾ ﴿وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ﴾ أي دار يحصل فيه السلامة وهي الجنة لقوله تعالى: ﴿لَا يَسْتَهُمُ فِيهَا نِصَبٌ وَمَا هُمْ بِمُخْرَجِينَ﴾ ﴿١٨﴾ [الحجر: ٤٨] ﴿وَيَهْدِي﴾ هداية خاصة ﴿مَنْ يَشَاءُ إِنَّ صِرَاطَ مُسْتَقِيمٍ﴾ وهو التوحيد لقوله تعالى: ﴿إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ﴾ [آل عمران: ٥١].

﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا﴾ أي للمحسنين ﴿الْحُسْنَى﴾ أي الجزاء الحسنى ﴿وَزِيَادَةٌ﴾ على قدر^(١) أعمالهم لقوله تعالى: ﴿إِلَّا مَنْ ءَامَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ أَضْعَافٌ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ ءَامِنُونَ﴾ [سبا: ٣٧] ﴿وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ﴾ سواد ﴿وَلَا ذِلَّةٌ﴾ كما يرهق الكفار ﴿أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَّا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِرٍ ﴿يعصمهم من عذاب الله﴾ ﴿كَأَنَّمَا أَغْشِيَتْ وَجُوهُهُمْ قِطْعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا﴾ أي سوادا وهم الكفار لقوله تعالى: ﴿وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ غَبَرَةٌ﴾ ﴿١١﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرٌ ﴿١١﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿١٢﴾ [عبس: ٤٠-٤٢] ﴿أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾ ﴿١٧﴾ واذكر ﴿يَوْمَ نَحْشُرُهُمْ﴾ أي الناس ﴿جَمِيعًا﴾ حال ﴿ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ﴾ أي الزموا مكانكم ﴿أَنْتُمْ وَشُرَكَاءُكُمْ﴾ كي نسألكم عن أحوالكم لقوله تعالى: ﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَكَةِ أَهْتُلَايَ إِيَّاكَ كَانُوا يَعْبُدُونَ﴾ [سبا: ٤٠] ﴿فَزَيَّلْنَا﴾ أي ميزنا ﴿بَيْنَهُمْ﴾ أي بين المشركين وشركائهم لقوله تعالى: ﴿وَأَمْتَرُوا الْيَوْمَ أَنِّيَا الْمُجْرِمُونَ﴾ [يس: ٥٩] ﴿وَقَالَ شُرَكَاءُهُمْ﴾ أي عباد الله الصالحون الذين اتخذهم المشركون شركاء ﴿مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ﴾ بل كنتم تعبدون الشيطان لقوله تعالى: ﴿قَالُوا سُبْحَنَكَ أَنْتَ وَلِيْنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ﴾ [سبا: ٤١] لأنه أمركم بهذا ﴿لَكُنْىَ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ فإنه يعلم سرنا وسركم ﴿إِنْ﴾ مخففة أي إنا

(١) يشمل رؤية الله يوم القيامة لقوله تعالى: ﴿وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ﴾ ﴿٢٢﴾ إِنَّ رَبَّهَا نَاطِرَةٌ ﴿٢٣﴾ [القيامة: ٢٢، ٢٣] عن ابن عباس رضي الله عنه هو مثل قوله: ﴿وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ﴾ يجزيهم بعملهم ويزيدهم من فضله (الدر المنثور ٥٤٩/٣). وأولى الأقوال بالصواب أن يعم كما عمه عن ذكره (تفسير ابن جرير ٥٥٢/٦).

(۲۳) (ایضاً صفحہ ۱۹)

لَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحَسَنَىٰ وَ
زِيَادَتَهَا عَلَىٰ قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ
انتبه۔ وفي الحديث النذر
لوجه الله وفي جامع البیانا
وزيادة النظر إلى وجهه الله
الکرم وهو قول ابی بکر
الصدیق: ذکر من السلف
وعليه احادیث كثيرة ما
وفي التفسير الوجيز زيادة
النظر إلى وجهه الله فسر
بذلك رسول الله صلى الله
عليه وسلم كما في صحيح مسلم
وابن ماجه والترمذی و
مسند احمد وهو قول الكبار الصحابة
بترينه زيادة من مراد الله منكم

تفسیر کی سب جیسے کہ صحیح مسلم اور ابن ماجہ اور ترمذی اور مسند امام احمد میں ہے اور یہ قول جلیل القدر
صحابہ کا ہے۔ چونکہ اس تفسیر سے دیدار الہی (جو مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے) ثابت ہوتا ہے
اس لئے یہ چھوڑ کر معزولہ کی نصرت اور حمایت کی جو منکر دیدار الہی میں۔

کے درجہ معزولہ کی تائید کی۔

(۲۳) صفحہ ۱۹۔ اس آیت للذین احسنوا الحسنی و زیادۃ

کی تفسیر علی قدرا اعمالہم سے کرتے ہیں یعنی نہ یہ کہ مراد یہ ہے
کہ نیکوئوں کو اپنے نیک عملوں سے زیادہ ثواب ملے گا اور یہ معنی
بھی تفسیر نبوی سے مخالف ہے۔ کیونکہ صحیح مسلم اور احمد اور ترمذی
وغیرہ کتب حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ زیادہ سے مراد دیدار الہی ہے۔ تفسیر جامع البیان
میں ہے و زیادۃ النظر إلى وجهه الله الکرم وهو قول

ابی بکر الصديق و كثير من السلف وعليه احاديث كثيرة
يعني زيادته من مراد الله كريمكم منكم غرت نظر کرنا ہے اور
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بہت سے سلف کا یہی قول
ہے اور اس پر کثرت سے حدیثیں ہیں اور تفسیر وجیز میں ہے و زیادۃ
النظر إلى وجهه الله فسلك بذلك رسول الله صلى الله عليه

وسلم كما في صحيح مسلم وابن ماجه والترمذی و مسند
احمد وهو قول الكبار الصحابة بترينه زيادة من مراد الله منكم
غرت نظر کرنا ہے اسی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تفسیر کی سب جیسے کہ صحیح مسلم اور ابن ماجہ اور ترمذی اور مسند امام احمد میں ہے اور یہ قول جلیل القدر
صحابہ کا ہے۔ چونکہ اس تفسیر سے دیدار الہی (جو مذہب اہل سنت و جماعت کا ہے) ثابت ہوتا ہے
اس لئے یہ چھوڑ کر معزولہ کی نصرت اور حمایت کی جو منکر دیدار الہی میں۔

اس تفسیر نبوی جس سے دیدار الہی اور مذہب اہل سنت و جماعت ثابت ہوتا تھا چھوڑ کر معزولہ کی نصرت
دیدار الہی کا مسئلہ ہو گیا۔ اللهم اني اعوذ بك من العلم ما يضرني

﴿وَكَانَ عَرْشُهُ﴾ قبل خلق السماء والأرض على هَيْئَتِهَا المَرْثِيَّة ﴿عَلَى الْعَالَمِ﴾

وكان هناك وخلقكم ﴿لِيَبْلُوكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾ أي ليجزيكم على حسن أعمالكم لقوله تعالى: ﴿أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ

نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾﴾ [ص: ٢٨] ﴿وَلَيْنَ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ

لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٧﴾﴾ يسحر الناس ويسفههم لقوله تعالى:

﴿أَنْتُمْ كَمَا ءَامَنَ السُّفَهَاءُ﴾ [البقرة: ١٣] ﴿وَلَيْنَ أَخْرَجْنَاهُمُ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ﴾ أي

وقت يسير ﴿لَيَقُولَنَّ مَا يَجِئُهُ﴾ أي لم لا يأتينا لقوله تعالى حاكياً عنهم:

﴿اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ حَقًّا مِنْ عِنْدِكَ فَامْطِرْ عَلَيْنَا حِجَابًا مِنَ السَّمَاءِ أَوْ اقْتِنَا بِعَذَابِ

الْأَلِيمِ ﴿٢١﴾﴾ [الأنفال: ٣٢] ﴿أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمُ﴾ العذاب ﴿لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ﴾ لقوله

تعالى: ﴿وَلَا يَرْدُّ بَاسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١١٩﴾﴾ [الأنعام: ١٤٧].

﴿وَحَافٍ﴾ ينزل ﴿بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٨﴾﴾ من مواعيده تعالى ﴿وَلَيْنَ أَذَقْنَا

آیتہ العرش: عَالَمُ الْمَلِكِ
دیکھنی لرو: آیت دتوی
الملائکہ حافین من حول
عرش یسبحون بیل ازبھم۔

دتوی الملائکہ حافین من حول العرش یسبحون بحمد
ربہم کیا فی ہے۔ یعنی تو فرشتوں کو عرش کے گرد اگر تہیرتے
ہوئے دیکھو گا اگر عرش سے مراد حکومت ہو تو فرشتوں نے مراد
کو کس طرح گھیر لیا آیت عہدیکہ اور احادیث صحیحہ و روایت

چھوڑ کر تغال کا مسئلہ بجا عرش سارا کی سی ہوا۔ قتل و بچاؤ بھی عرش کے مرنے حکومت
بہت جگہ کرتا ہے جہاں استوا کے ساتھ آویس حبیب کہ تم استوی علی العرش ہے یہ غضب
نے آج تک نہیں کیا کہ ہر جگہ میں عرش کی تفسیر حکومت اور بادشاہت کے ساتھ کرے۔

یہی ہے جو
ملائکہ حافین
من حول العرش
یسبحون

• **الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا ﴿٨٢﴾** أي وقت أمرنا بإهلاكهم ﴿جَعَلْنَا عَلَيْهَا سَاقِلَهَا﴾ → أي أسقطنا^(٢) سقف بيوتهم عليهم لقوله تعالى: ﴿قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَآتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتَنَّهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢١﴾﴾ [النحل: ٢٦] ﴿وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ﴾ طين مطبوخ ﴿مَنْضُودٍ ﴿٨٢﴾﴾ متتابع ﴿مُسَوَّمَةٍ﴾ معينة ﴿عِنْدَ رَبِّكَ﴾ للمُسْرِفِينَ ﴿وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ﴿٨٣﴾﴾ أي هم كانوا يستحقونها والمعنى أن من كان منهم تحت السقف أسقطنا عليهم سقوفهم ومن كان في البيداء إذ ذلك أسقطنا عليهم حجارة منضودة فاندفع ما توهم من كون إرسال الحجارة بعد موتهم عبثاً. ﴿و﴾ أرسلنا

(١) لما سمي الله الزنا فاحشة كيف تكون المزنية أطهر؟ فهذا قيدنا بالنكاح، وثبت ما قيدنا. فالحمد لله.

(٢) انظر تفصيلها في تفسير الآية رقم ٧٤ من سورة الحجر.

(۲۵) (۱) وَابْتَدَأَ مَسْنَدَهُ
بِحَقِّهِ عَالِيَهُ بِأَسَافِئِهِ
 تَنِي اسْمُتْ سَنَفْ بِيَدِ هَمْ
 عَلِيَهُمْ - اَتَهْو - وَالْمُسْتَرْوَن
 مَن تَنَلِ السَّنَةِ وَالْجَمَلَةِ
 عَنِّي خَدَّوَن ذَاكَ وَقَالَ لَهْ
 نَعَانِي وَاسْمُ ذَاكَ اَتَهْوِي -

میں نے اپنے مسند کو
 اس کے عالیہ سے شروع کیا
 اس کے اسم سے
 علیہم - اَتَهْو - وَالْمُسْتَرْوَن
 من تَنَلِ السَّنَةِ وَالْجَمَلَةِ
 عَنِّي خَدَّوَن ذَاكَ وَقَالَ لَهْ
 نَعَانِي وَاسْمُ ذَاكَ اَتَهْوِي -

(۲۵) مَسْنَدُ سِرِّهِ بِحَقِّهِ عَالِيَهُ بِأَسَافِئِهِ کی تفسیر میں
 کہہ رہے ہیں اس کے سَنَفْ بِيَدِ هَمْ علیہم یعنی ہم
 مسنات کی چستیں ان پرگزشتیں یہ تفسیر بھی تمام
 کے خلاف ہے سب مفسرین اہل بسند ام اس پر مشفق ہونگے کہ
 قرآن والو تشکیک الہدیٰ ہی پر مطلق ہے کہ جبریل علیہ السلام
 وہ علیہ السلام کی قوم کی ہستیوں کو انکی ذکر کر دے
 پھر مالک کے زمین پر دے مارا مگر چونکہ یہ بات اسے
 آتی - لہذا سب مفسرین اسلام اور سبیل اللہ میں

۱۵
 ۱۵

﴿ هِيَ رَوَدَتْنِي عَنْ نَفْسِي ﴾ طلبت مني ما اشتئت ﴿ وَشَهِدَ شَاهِدٌ ﴾ صبي ^(٤) (للحديث) ﴿ مِنْ أَهْلِهَا ﴾ أي أظهر رأيه هكذا ﴿ إِنْ كَانَتْ قَمِيصُهُ قَدْ ﴾ شق ﴿ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ ﴾ وَهُوَ مِنَ الْكَذِبِينَ ﴿ ٢٦ ﴾ فإنه يظهر بهذا أنه أرادها وهي دافعة له ﴿ وَإِنْ كَانَتْ قَمِيصُهُ قَدْ ﴾ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿ ٢٧ ﴾ لأنه يظهر حيثُ أنها أخذته مدبراً. ﴿ فَلَمَّا رَأَاهَا ﴾ العزيز ﴿ قَمِيصُهُ قَدْ ﴾ مِنْ دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ ﴿ أَيْتَهَا النِّسَاء ﴾ ﴿ إِنْ كَذَبُوكُنَّ عَظِيمٌ ﴾ ﴿ ٢٨ ﴾ خاطبها مع من تتعلق بها من الخدمة ﴿ يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا ﴾

(١) قال جعفر بن محمد الصادق رضي الله عنه: البرهان النبوة التي أودعها الله في صدره حالت بينه وبين ما يسخط الله عز وجل (معالم ٢٣٣/٤).

(٢) البينة والبرهان واحد (منه).

(٣) هذا تعليل لصرف السوء عن يوسف يدل على أنه عليه السلام لم يرد بها سوءاً لقوله تعالى: ﴿ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ ﴾ [الحجر: ٤٠ و ص: ٨٣] (منه).

(٤) رواه الطبري (١٩١/٧).

(۲۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
بانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
پر ایمان رکھنے والے

محدث

۱۱۴۱ھ

رجب

(۲۶) رايضا مستند
وشهد شاهد من اهلنا
اي اظهر رأيه - وهذا
ايضا مخالف للسند يث -
احمد بن احمد وابن جرير
عن ابن عباس عن النبي
صلعم قال تكلم اربعة وعش
صغار ابن ماضطة فرعون
وشاهد يوسف وصاحب
جرير وعيسى ابن مريم

۱۲
۲۶

(۲۶) عطف ۲۱۸ میں اس آیت و شہد شاهد من اهلنا
میں لکھا ہے ای: اظهر رأيه یعنی اس کے گواہوں کی
راے دی۔ اور یہ حدیث سرسبح کے خلاف ہے کیونکہ
اور یہ بھی میں ہے۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ - میں
صلعم اللہ علیہ وسلم قال تکلم اربعة وعش صغار
فرعون وشاهد يوسف وصاحب جرير وعيسى
یعنی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے روایت کرتے ہیں کہ چار لڑکوں نے کلام کی دعا پڑھا
تھے فرعون کی ماضطہ کے بیٹے اور شاہد یوسف اور
جریر عیسیٰ ابن مریم نے داہا امد اور برادر اور ابن مہنا

واخرج احسن رايين جنان
مرفوعاً لم يتركه في المهد
الا اربعة وذكر شامدا
يوسف -

مرفوعاً لائے ہیں کہ لہر نیکو لہر فی المہد الا اربعة وذكر شامدا
یوسف - یعنی چار شخصوں نے گود میں بات کی ہے جن میں سے ایک
شامدا ہوسٹا بھی ہیں چونکہ مصنف تفسیر شنائی کے پیر کے غلام ہیں۔
لہذا صحیح حدیث غاف کیا اور اس تفسیر میں ابو یوسف جہانی مستغنی کا متعلق

﴿فَمِنْهُمْ﴾ أي آل إبراهيم ﴿مَنْ ءَامَنَ بِهِ﴾ ثبت على إيمانه ﴿وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ﴾ أعرض
 ﴿عَنْهُ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا﴾ ﴿١٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ ﴿تنضج﴾
 ﴿جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ﴾ نبدلهم ﴿جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ﴾ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا ﴿على أمره﴾
 ﴿حَكِيمًا﴾ ﴿١٥﴾ فِي صُنْعِهِ ﴿وَالَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا﴾
 ﴿الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا﴾ حال مقدرة ﴿أَبَدًا﴾ متعلق بـ - خَالِدِينَ - ﴿لَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ﴾
 ﴿مُطَهَّرَةٌ﴾ من سوء الأخلاق لما مر في الجزء الأول ﴿وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا﴾ ﴿١٦﴾ أي
 . نعماء دائمة لقوله تعالى: ﴿لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا﴾ ﴿١٣﴾ ﴿[الإنسان: ١٣]﴾ ﴿إِنَّ﴾
 ﴿اللَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ﴾ بالإنصاف وإن
 كان أحد الطرفين ذا قرى لكم بل أنفسكم لقوله تعالى: ﴿وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ﴾
 ﴿كَانَ ذَا قُرْبَىٰ﴾ [الأنعام: ١٥٢] ﴿إِنَّ اللَّهَ يَعْظُمُكُمْ بِهِ﴾ أي نعم الشيء الذي يعظكم
 به هذا ﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ ﴿١٧﴾
 ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾ فيما يأمركم به من أمر الدين لقوله تعالى:
 ﴿وَلَا تَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ﴾ [المتحنة: ١٢] ﴿وَأُولَىٰ الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ ﴿٢﴾ أي من كان ذا

﴿١﴾ لأن الظل المعروف موقوف على الشمس. وإذا لا فلا. فالظل كناية عن النعماء (ملخص
 من التفسير الكبير للإمام الرازي رحمه الله مجلد ٣).

﴿٢﴾ عن علي - رضي الله عنه - قال: بعث النبي ﷺ سرية، فاستعمل عبد الله بن حذافة
 السهمي، فأمرهم أن يطيعوه. فغضب. قال: أليس أمركم النبي ﷺ أن تطيعوني؟ قالوا: =

(۲۷) (ایضاً ص ۱۰۰)
 ندرجہم غلاظیلہ۔ ای
 نراء دائرہ کان الظل
 موقوف موقوف علی الشمس
 واذیلا۔ وقال فی آیه
 وظل ممدود۔ ای فی
 خد غیر منہ طعۃ۔ و
 هذا محال لما فرج رسول
 الله صلعم خرج البخاری
 ومسلم قال رسول الله صلعم
 ان الجنة شجرة یسیر الیها
 فی ظہامات عام لا یقطعها
 وقرءان شجرة وظل ممدود

ہو بہا حدیث عام کیا اور اس میں سیر کیا ہو تو یہاں سے غلاظیلہ
 (۲۸) حدیث میں اس آیت کے تحت خلاصہ خلاصہ خلاصہ کی تفسیر میں کہا ہے
 ای نراء دائرہ کان الظل الممدود موقوف علی الشمس و
 اذیلا یعنی غلاظیلہ نہیں ہے۔ سایہ نہیں ہو گا کیونکہ سایہ سورج
 پر موقوف ہو رہا ہے سورج ہی نہیں تو پھر سایہ کہاں۔ اور یہ ظن
 میں آیت کے دخل ممدود کی تفسیر میں کہا ہے ای فی نراء غیر
 منقطعہ۔ یہ تفسیر بھی حدیث صحیحہ میں ہے کہ غلات ہر بخاری اور
 مسدود میں کہ قیل۔ رسول الله صلعم علیہ وسلم ان فی الجنة
 شجرة یسیر الیها کب فی ظہامات عام لا یقطعها وقرءان
 شجرة وظل ممدود۔ یعنی رسول الله صلعم علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے کہ اس کے سایہ میں اگر سوار ہو
 برکس تک پہنچے تب بھی وہ سایہ ختم نہیں ہو گا۔ اگر تم چاہو تو
 تو یہ آیت پر سرور وظل ممدود۔

۵۷
 (۲۷)
 نراء دائرہ کان الظل
 ممدود موقوف علی الشمس
 واذیلا۔ وقال فی آیه
 وظل ممدود۔ ای فی
 خد غیر منہ طعۃ۔ و
 هذا محال لما فرج رسول
 الله صلعم خرج البخاری
 ومسلم قال رسول الله صلعم
 ان الجنة شجرة یسیر الیها
 فی ظہامات عام لا یقطعها
 وقرءان شجرة وظل ممدود

اللَّهُ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُمْ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿١١٧﴾

[المؤمنون: ١١٧] ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ أي بركة التوحيد ﴿فِي

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ لا يزيغون ياغواء المغوي ﴿وَفِي الْآخِرَةِ﴾ بعد الموت من القبر

إلى المحشر وهم الذين يسمعون سماع القبول لقوله تعالى: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا

بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا﴾ [الفرقان: ٧٣] وقوله تعالى: ﴿إِنَّ

الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَمُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا

وَأَبَشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ﴾ [نح: ٢٠] نحن أولياؤكم في الحياة الدنيا وفي الآخرة ﴿

[فصلت: ٣٠، ٣١] ﴿وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ﴾ أي يخلق الضلال على الذين لا

يبالون بأحوالهم لقوله تعالى: ﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَئِكَ هُمُ

الْفَاسِقُونَ﴾ [الحشر: ١٩] ﴿وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ﴾ أي لا مانع لحكمه

لقوله تعالى: ﴿وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقَّبَ لِحُكْمِهِ﴾ [الرعد: ٤١].

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا﴾ بتكذيبه

لقوله تعالى: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ﴾ [آل

عمران: ١٦٤] ﴿وَأَحْلَوْا﴾ أنزلوا ﴿قَوْمَهُمْ﴾ قريشا ﴿دَارَ الْبَوَارِ﴾ أي دار الهلاك

﴿جَهَنَّمَ﴾ عطف بيان لدار البوار ﴿يَصَلَوْنَهَا وَيُنْكِرُ الْقَرَارُ﴾ أي المستقر

﴿وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَدَادًا لِّيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ﴾ تعالى. اللام للعاقبة لا للغاية كما لا يخفى

لقوله تعالى: ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا﴾ (٢) إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾ [الزمر: ٣] ﴿قُلْ تَسْتَغْوُوا﴾ في

الدنيا قليلا ﴿فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ﴾ قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا

رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ ﴿هُوَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ﴾ ﴿لَا بَيْعَ فِيهِ﴾ مفيد ﴿وَلَا

خِلَالٍ﴾ خلة لقوله تعالى: ﴿يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ﴾ [٨٨] إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ﴾ [٨٩]

[الشعراء: ٨٨، ٨٩] وقوله تعالى: ﴿الْأَخِلَاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا

الْمُتَّقِينَ﴾ [الزخرف: ٦٧] ﴿اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ﴾ أي ينزل

﴿مِنْ السَّمَاءِ﴾ أي من السحاب لما مر في الجزء الأول ﴿مَاءً فَأَخْرَجَ﴾ أي

(١) نزلت في كفار مكة.

(٢) فإنهم يظهرون غاية فعلهم التقرب إلى الله لا الإضلال فانهم.

(۲۸) (رَاضًا مَقْرَرًا)

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ - قسره

معنی الثبات پر بکرتہ

التو حید فی الحیوة الدنیا

وفی الآخرة نقولہ تعالیٰ

مُحَنِّ اَوْلِيَاءُ كَرَّ فِي الْحَيَاةِ

الدنیا و فی الآخرة - وعدا

(۲۸) مُثَبِّتًا - اس آیت میں یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول

الثابت کی تفسیر میں کہلست بپرکتہ التوحید فی الحیوة الدنیا

وفی الآخرة نقولہ تعالیٰ محن اولیاءکم فی الحیوة الدنیا و فی

الآخرة یعنی توحید کی برکت کے بعد عزوجل اسکو دنیا اور آخرت میں

ثواب اور کرامت پر ثابت کیجیگا۔ یہ تفسیر بھی صحیح صحیح حدیث کو خائب

عن البراد بن عازب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم

اذا سئل فی القبر یشہد ان لا اله الا الله وان محمدًا رسولہ

فذلک قولہ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا

سے یہ تفسیر بھی تفسیر نبوی سے نالغ ہے۔ اسے یہ تفسیر بھی تفسیر نبوی سے نالغ ہے۔

۲۸

۱۴

۲۷

محالف للمحدث الصحيح قال

صنع المسلم إذا سئل في

التعبير ليرد أن لا الدالا

الله وإن حمدا رسول الله

فذلك قوله ثبت الله الذي

أمنوا بالقول الثابت في

الحياة الدنيا وفي الآخرة

وفي رواية أنه قال صلى الله عليه وسلم

نزلت في عذاب القبر

(٢٩) (الإنفاص ٢٥٩)

وفي الآخرة يعني براد بن عازب رضي الله تعالى عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

س روايت کرتے ہیں بزوجت سلمان بن قيس سوال کیا جاتا ہے اور

تہمادت دیتا ہے ساتھ ذالہ الا لا اللہ محمد رسول اللہ کے پس یہ جو قول

اللہ عزوجل کیا یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت - الایہ -

اور ایک روایت میں ہے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یثبت

الله الذین آمنوا بالقول الثابت نزلت فی عذاب القبر یعنی

یہ آیت عذاب قبر میں نازل ہوئی ہے۔ متفق علیہ۔ غرض کر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر زکیہ و منکر کے سوال اور عذاب

قبر کے ساتھ کی ہے راوی یثبت تفسیر ثنائی کے بتعلید فرقہ منالہ حترہ

برنایان تفسیر نبوی زود کر کیا جس کے عذاب قبر اور سوالیہ منکر ثبوت نکاح پر بخ

• [العنكبوت: ٤٥] ﴿إِنْ قُرْءَانَ الْفَجْرِ كَانَتْ مَشْهُودًا﴾ (٧٨) ﴿أَيُّ يَقْرَأُ الْمُؤْمِنُ الْقُرْآنَ بَعْدَ

صلاة الفجر مطمئنًا به قلبه لقوله تعالى: ﴿فَسُبِّحْنَ اللَّهَ حِينَ تُسُوتُ وَحِينَ تُصْبِحُونَ﴾ [الروم: ١٧] ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ﴾ أي بالقرآن لقوله تعالى: ﴿فَاقْرَأْ وَامَّا يَتَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ﴾ [المزمل: ٢٠] ﴿نَافِلَةً لَّكَ﴾ زائدة لك على الفرائض الخمس لقوله تعالى: ﴿قِرِ اللَّيْلَ﴾ [المزمل: ٢] وقوله عليه السلام: «ثلاث من عليّ فرائض وعليكم سنة: الوتر والسواك وقيام الليل» (٢) ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا﴾ (٧٩) لشفاعته أمتك لقوله تعالى: ﴿بِالْبَيْتِ وَالزُّبُرِ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ [النحل: ٤٤] وقوله عليه السلام: «من قال حين يسمع النداء: اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت

(١) نوذي بها في السنة التاسعة بعد فتح مكة المكرمة (منه).

(٢) ذكره الحافظ الهيثمي في مجمع الزوائد (٤٧٣/٨) من حديث عائشة رضي الله عنها وقال في

آخره: رواه الطبراني في الأوسط، وفيه موسى بن عبد الرحمن الصنعاني، وهو كذاب.

(۲۹) (ایضاً ص ۱۷۱)

ان قرآن المجرب كان مشهوراً -

ای صاۃ البحرینے از شد

المؤمنين. وهذا من ألف ليلة وليلة

بفتح الهمزة والياء والهمزة والياء

فصل في البحر ثم يقول أبو نصر

واقربوا من شديتم ان قران الفجر

کان و شجره خا. و اخیر از نری

عن أبي عبد الله عليه السلام

قد ان النبي كان مشهوراً قال

تَشَدُّدُ لَانِكَةِ اللّٰهِ اَمِ لَانِكِ

الخيار -

١٢٦٩

برسات المیسر می‌ی‌زد و خبری است عذاب قبر او را و آن یکدیگر منکر ثبوت کما: چنانچه

(۲۹) سیدۃ الدین ام ایمنہؓ قرآن الفجر کا مشہدِ ذاک

تفسیر میں لکھا ہے اے صالحۃ الصبیحہ بیغم ان یشہد عا المؤمنین

یعنی نماز میں مومنوں کو لائقِ حُجرتِ حائضہ ہے۔ یہ تفسیر بھی تفسیر

نبوی سے فتاویٰ کی رو سے کہ صحیحین میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عائزہ برسرِ نئے فرما کر یکتا جمع ملائکہ انیل و جمائئکہ انیل

في صلاة الجهر لا يقول إلا عذرية واقدر ان شئتم

ان قرآن الفجر کا نوازشی نماز جمعہ میں رات اور دن کے

فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور پھر، رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ:

کرنیے ان قرآن الفجر کما ان مشہور دا۔ اسکی دلیل ہے۔ اور این

مردوں نے مرنے والا ابوالہریرہ سے رزایت کی ہے کہ ان قرآن پڑھے

كان مشمدا قال تشهد ما نكته الليل ما نكته النهار

(۳۰) مسودہ ۲۶۹ میں ذرا آیت فَاَتَّخِذْ سَبِيلًا فِي الْحَرْبِ دُرَا

أخذه لعلامة المقام لقوله تعالى: ﴿ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبِغُ﴾ الآية ﴿فَاتَّخَذَ﴾ الحوت
﴿سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا﴾ ﴿١١﴾ شقا كما يسبح الحوت سبحا طبيعيا ﴿فَلَمَّا جَاوَزَا﴾ المقام
المطلوب ﴿قَالَ لِفَتْنِهِ ءَإِنَّا غَدَاءَانَا﴾ ما يؤكل أول النهار ﴿لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا
نَصَبًا﴾ ﴿١٢﴾ تعبًا ﴿قَالَ﴾ الخادم وقد أتى بغدائه^(٢) ﴿أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي
نَبِئْتُ الْحَوْتَ﴾ أي ذكر الحوت ﴿وَمَا أَنْسَيْنِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ﴾ بدل اشتغال أي
ما أنساني ذكره لك إلا الشيطان ﴿وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا﴾ ﴿١٣﴾ تعجب يوشع من
سرعته ﴿قَالَ﴾ موسى ﴿ذَلِكَ﴾ المقام ﴿مَا كُنَّا نَبِغُ﴾ نبتغي ﴿فَارْتَدَّا عَلَىٰ ءَآثَارِهِمَا

(١) فيه إشارة إلى أن موسى كان موسى بني إسرائيل كما ورد في الحديث في البخاري
(٤٧٢٥) لا، كما توهم (الحديث).

(٢) فيه إشارة إلى أن الحوت لم يكن غداء بل كانت علامة للقاء العبد الصالح لقوله تعالى:
﴿ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبِغُ﴾ إذ لو كان الحوت غداء لاختتم وقتنا فلا يبقى علامة (منه).

۳۰

۲۱۱

۱۰

۵۶

(۳۸) : ایضا مستطاب
فاتخذ سبیلہ فی البحر
سریا شقا کما یسیر البحر
سبحا طبعیا۔ ہذا مثالہ

(۳۹) صد ۲۶۹ میں در آیت فاتخذ سبیلہ فی البحر سریا
کی تفسیر میں لکھا ہے شقا کما یسیر البحر منہا طبعیا یعنی بحیرہ
پانی کو سمونی طور پر پھیلاتی تھی اور تیرتی تھی یہ معنی پہلی احوال
صحیحہ اور تغایر مبرہ اہل ہنداف کے خدائے مذہب کیونکہ بخاری اور مسلم

۱۰ تفسیر نبوی لا فتنہ بہیہ - ۱۰

۱۸
۶۱

للحديث الصحيح فاتخذ سبيلاً

في البحر سرياً - امسك الله

عن الحوت جربة الماء ونسأ

عليه مثل لطاق وفي

رواية تلخاري حتى كان انما

في حجر وفي رواية لمساح

صار مثل الكوة لا يلتئم الماء

عليه -

میں ہے فاتخذ سبيله في البحر سرياً - امسك الله عن

الحوت جربة الماء ونسأ عليه مثل لطاق وفي رواية

للبن خاري حتى كانت اثرة في حجر وفي رواية لمساح

مثل الكوة لا يلتئم الماء عليه - ليٹنے بچھلنے کے تیرنے سے پانی

میں سورگ خ بنا رہا جیسا کہ پتھر میں سوراخ ہوتا ہے پانی اس

میں نہیں ملتا تھا - طاق کی مانند سرنگ قائم رہا - چونکہ یہ تفسیر

اسکے زعم میں اسکے قانون قدرت کے خلاف تھی لہذا تفسیر

نبوی اور تفاسیر معتبرہ اہل اسلام کو چھوڑ کر ایسے چال چلے کہ

جس سے معجزہ اور کراست کا ثبوت ہی نہ ملے - ربنا لا تزعج قلوبنا بقول خفصا

يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ لا يكون معه شفيع ولا حميم مر مثله مرارًا ﴿إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًا﴾ ﴿٩٦﴾ في الدنيا والآخرة لقوله تعالى: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ [الفتح: ٢٩] وقوله تعالى: ﴿الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ﴾ ﴿٩٧﴾ [الزخرف: ٦٧] ﴿فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ﴾ أي القرآن ﴿لِلْعَرَبِ﴾ ﴿لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدًّا﴾ ﴿٩٨﴾ معاندين للحق ﴿وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هَلْ يُحِصُّ مِنْهُمْ مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا﴾ ﴿٩٩﴾ صوت الرجل حين المشي أي لم يبق منهم أحد لقوله تعالى: ﴿فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ﴾ ﴿١٠٠﴾ إلى قوله عز من قائل: ﴿فَهَلْ تَرَى لَهُمْ مِّنْ بَاقٍ﴾ ﴿١٠١﴾ [الحاقة: ٨].

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 سَيَجْعَلُ اللَّهُ الرَّحْمَنَ وَدًّا
 بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - وَهَذَا
 مَخَالِفٌ لِلتَّفْسِيرِ بِالنَّبِيِّ فِي
 الصَّحِيحَيْنِ أَنَّ اللَّهَ إِذَا حَبَّ
 عَبْدًا نَادَى جِبْرِائِيلُ أَنِي
 قَدْ أَحْبَبْتُ فَلَانًا فَاحْبِبْهُ فَيُنَادِي
 فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ الْمَجْبُوتَةُ
 فِي الْأَرْضِ فَذَلِكَ قَوْلُ
 اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
 الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ اللَّهُ
 الرَّحْمَنَ وَدًّا -

(۳۲) (الْمُتَّصِفَاتُ ۲۹)

(۳۱) صِبْغَةُ امْرِئٍ رَزِيتَ سَيَجْعَلُ اللَّهُ الرَّحْمَنَ وَدًّا
 تفسیر میں لکھا ہے۔ پیغمبر یوم القیامۃ یعنی قیامت کے دن
 مومنوں کی آپس میں رشتہ کی یہ تفسیر بھی حدیث نبوی و تفسیر
 صحیحہ بخاری کے خلاف ہے کیونکہ صحیحین میں جبرائیل کہتا ہے
 عبادِ نادِی جبرائیل فی قدرِ حبیبیتِ فلان فاحببہ فینادی
 فی السماء و تشر تزل الہ المحبۃ فی اهل الارض فذلک قول اللہ
 ان الذین آمنوا و عملوا الصالحات سيجعل لهم الرحمن ودا
 یعنی جبرائیل کہتا ہے اے عزوجل اپنا پیارا بنا تا ہے اس کے لئے جبرائیل کہتا ہے
 ہے کہ فلان یہ ادرست ہے تو بھی اس کی محبت کر پس جبرائیل
 آسمان میں اس امر کا اعلان کرتا ہے پھر زمین والوں کے دلوں
 میں اس کی محبت بڑھاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 اللہ عزوجل یہ کام اس قریب سبب سے اللہ الرحمن ودا کی تفسیر
 ہے مفسوس نام تو اہل حدیث رکھ لیا اگر تفسیر نبوی کو کہیں نہ لیں
 (۳۲) صِبْغَةُ امْرِئٍ رَزِيتَ سَيَجْعَلُ اللَّهُ الرَّحْمَنَ وَدًّا

۱۹
 ۹۶
 ص ۱۸
 ص ۱۸

فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۖ فَآكَلْتَهُ كُلَّهُ ۖ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنَاهَا ۖ أَيُّ الْحُكُومَةِ
 ﴿مُسْلِمِينَ﴾ ۖ فَحَكَمَ بِهَا ۖ وَكُلًّا ءَاتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا ۖ وَسَخَرْنَا مَعَ دَاوُدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ
 وَالطَّيْرَ ۖ تَذَكَّرْهُ حِينَ غَفَلَةَ بِلِسَانِ الْقَالَ أَوْ بِلِسَانِ الْحَالِ ۚ اللَّهُ أَعْلَمُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى:
 ﴿وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يَنْسِجُ بِحَمْدِهِ ۚ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ﴾ [الإسراء: ٤٤] ﴿وَكُنَّا﴾ نَحْنُ
 ﴿فَاعِلِينَ﴾ ﴿وَعَلَّمْنَاهُ﴾ أَيُّ دَاوُدَ ﴿صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَكُمْ﴾ أَيُّ الدَّرُوعِ ﴿لِنُخَصِّنَكُمْ مِنَ
 بَاسِكُمْ﴾ حَرْبِكُمْ ﴿فَهَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُونَ﴾ ﴿و﴾ سَخَرْنَا ﴿لِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً﴾ حَالِ
 ﴿تَجْرِي بِأَمْرِهِ﴾ بِتَدْبِيرِهِ^(١) وَإِجْرَائِهِ ﴿إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا﴾ بَلْ إِلَى أَيِّ جِهَةٍ شَاءَ
 لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ﴾ [سبأ: ١٢] ﴿وَكُنَّا بِكُلِّ
 شَيْءٍ عَلِيمِينَ﴾ ﴿وَمِنَ الشَّيَاطِينِ﴾ أَيُّ الْجِنِّ ﴿مَنْ يَغْوُصُّونَ لَهُ﴾ فِي الْمَاءِ ﴿وَيَعْمَلُونَ
 عَمَلًا دُونَ ذَلِكَ﴾ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ﴾ [سبأ: ١٢]
 ﴿وَكُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ﴾ ﴿أَلَا يَزِيغُوا عَنْ أَمْرِ سُلَيْمَانَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يَزِيغْ مِنْهُمْ
 عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَرِّ الْأَشْيَاءِ﴾ [سبأ: ١٢] ﴿وَأَتُوبُكَ﴾ عَطَفَ عَلَى (نُوحًا)
 ﴿إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾ اِرْحَمْنِي بِدَفْعِ الْأَذَى عَنِّي
 ﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا﴾ أَيُّ دَفَعْنَا ﴿مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ ۖ وَءَاتَيْنَاهُ أَهْلَهُ﴾ الَّذِينَ مَاتُوا
 أَوْ غَابُوا عَنْهُ ﴿وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَى لِلْعَابِدِينَ﴾ ﴿وَأَسْمِعِ لِدَاوُدَ رِيسَ

(١) كالطيارة في زماننا هذا (منه).

الرحمن ود۱۰

۲۱۲ (الینا صفت ۲۹)

و یمن زامخ داؤد الجبال

لیجن والطیر تذکرہ

السدیر و مل مکماں قلبی سیجمل لہم الرحمن ود۱۰ کی تفسیر
ہے مافسوس نام تو اہل حدیث رکھ لیا اگر تفسیر نبوی کو کہیں نہیں کیا
(۲۱۲) صفت ۲۹ میں برکت دین زامخ داؤد الجبال لیجن
والطیر تذکرہ حین غنمہ ولتعم ما قبل سے برگ و زمان
سبز در نظر ہوشیار بہرودت و فریست معرفت کردگار +

سے اس تفسیر نبوی کی نالفت ۲۱۲ بحث دی ہے کہ زمیں تو انہی مدت کا غزن ہر ۲۱۲ سے یہ تفسیر نبوی کا خیرات ہے

۲۱۲

۲۱۸

۱۱۸

۲۱
۷۹

حیات غفلة ولنعم ما قيل

برگ درختان مسرور نظر ثبات

بر درخت سریت معرفت کردگار

یعنی ورق الاشجار الخضر

فی نعت العارف کل ورق

سجل المعرفة۔ بتدریس

الحجبال والطیر حقیقة۔

(نظم) (ایضاً ص ۳۱۶)

مصنف تفسیر شتائی کا مطلب یہ ہے کہ پہاڑوں اور جانوروں کو

دیکھ کر اللہ عزوجل یاد آتا تھا نہ یہ کہ پہاڑ اور جانور آپ کے ساتھ

تسبیح پڑھتے تھے۔ افسوس عدا افسوس دعویٰ تو ہوا اہل حدیث کا

اور تفسیر جو مخالف مذہب مستزاد کے۔ اہل سنت کی تمام تفاسیر

مستبرہ اس پر ہیں کہ پہاڑ اور جانور دائرہ عینہ اسلام کے سمیت

تسبیح پڑھتے تھے۔ تفاسیر مستبرہ اہل اسلام کو نظر انداز کرنا یہ

اعتزال کا حامی بنا اہل حدیث تو درکنار کسی شے سے مسلمان کا کام

یہی برگز نہیں

﴿حَمِيدٌ﴾ [فصلت: ٤١، ٤٢] ﴿الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ﴾ أي يسحبون ويمجرون
على وجوههم ﴿إِلَىٰ جَهَنَّمَ﴾ ذليلين لقوله تعالى: ﴿يُعَرَّفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِمَتِهِمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَصِ
وَالْأَقْدَامِ﴾ [الرحمن: ٤١] وقوله تعالى: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُقُوا مِن
سَقَرٍ﴾ [القمر: ٤٨] ﴿أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا﴾.

﴿و﴾ اسمعوا قصة قوم شر مكاناً ﴿لَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ
وَزِيرًا﴾ ﴿فَقُلْنَا أَذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا﴾ أي قوم فرعون فذهبا فلم يؤمنوا
بهما لقوله تعالى: ﴿وَحَدِّثُوا بِهَا وَاسْتَيْقِنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلُمًا وَعُلُوًّا﴾ [النمل: ١٤] ﴿فَدَمَّرْنَاهُمْ
نَذِيرًا﴾ ﴿أَيَّ أَهْلِكَنَاهُمْ﴾ ﴿وَقَوْمَ نُوحٍ لَمَّا كَذَبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ
ءَايَةً﴾ ﴿أَيَّ عِبْرَةٍ﴾ ﴿وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ ﴿و﴾ دمرنا ﴿عَادًا وَثَمُودًا وَأَصْحَابَ
الرَّسِّ﴾ قوم شعيب عليه السلام أي أصحاب الأخدود لقوله تعالى: ﴿قِيلَ أَصْحَابُ
الْأَخْدُودِ﴾ ﴿النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ﴾ [البروج: ٤، ٥] ﴿وَقُرُونًا بَيْنَ ذَلِكَ كَثِيرًا﴾ ﴿وَكُلًّا
ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَلُ﴾ لهدايتهم ﴿وَكُلًّا تَبَرْنَا تَنْبِيرًا﴾ ﴿وَلَقَدْ أَتَوْا﴾ أي كفار العرب ﴿عَلَى
الْقَرْيَةِ الَّتِي أَمْطَرْنَا مَطَرَ السَّوَاءِ﴾ أي قرى قوم لوط لقوله تعالى: ﴿وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ
مَطَرُ الْمُنْذِرِينَ﴾ [الشعراء: ١٧٣] ﴿أَفَكُلَّمْ يَكُونُوا يَكُونُوهَا﴾ أي القرى ﴿بَلْ﴾
سبب ضلالتهم أنهم ﴿كَانُوا﴾ أي كفار مكة ﴿لَا يَرْجُونَ نَشُورًا﴾ ﴿لِإِنْكَارِهِمْ
الْحَشْرَ﴾ لقوله تعالى: ﴿إِنَّ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ﴾

(۳۳)

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

(۳۳) رَايَضًا صَفِيًّا

الذین یحشرہن علی وجہہم
ہی یسجیون ویجرون الی
جہنم لقولہ یسجیون فی
النار علی وجہہم وھذا
مخالفت لما فیہ رسول اللہ
صنعہم الذی ہی امشاہ
علی الرجالین فی الدنیا قادر
علی ان یشیر علی وجہہ
یوم النبیاتہ۔

ہی برگز نہیں

(۳۳) علیٰ اس آیت الذین یحشرہن علی وجہہم
کی تفسیر میں لکھا ہے۔ اے یسجیون ویجرون الی جہنم لقولہ
یسجیون فی النار علی وجہہم یعنی کافر منہ پر جہنم کی طرف
جسے جاؤ گے۔ صنف تفسیر ثنائی کا اس تفسیر میں بھی تفسیر
نبوی کا خلاف اور معتزلہ کا وفاق ہے کیونکہ صحیحین میں ہے
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کافر
کے دن منہ پر چھڑک دیا جائیگا۔ آپ نے فرمایا الیس الذی
امشاہ علی الرجالین فی الدنیا قادر علی ان یشیر علی وجہہ
یوم النبیاتہ یعنی جس نے دنیا میں روپاڑوں پہ چھاپا وہ ذات پاک
قادر ہے اس پر کہ اس کو قیامت کے دن منہ پر چھڑک دے۔ چونکہ یہ تفسیر نبوی مصنف تفسیر ثنائی
کے زعم میں خلاف قانون قدرت تھی لہذا اس کو چھوڑ کر معتزلہ کی چال چلائے۔

۲۵
۲۴

﴿إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ﴾ ﴿٨١﴾ منقادون لأمر الله سبحانه لقوله تعالى: ﴿وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا﴾ ﴿٧٣﴾ [الفرقان: ٧٣] ﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ﴾ أي إذا شارفت الساعة عليهم بظهور علاماتها ﴿أَخْرَجْنَاهُمْ﴾ أي وجاه الموجودين^(١) ﴿دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ﴾ آية دابة ومن آية أرض تخرج؟ الله أعلم

(١) قال علي: ليست بدابة لها ذنب، ولكن لها حية، كأنه يشير إلى أنه رجل (معالم ١٧٩/٦) =

= قال رسول الله ﷺ: «بادروا بالأعمال ستاً طلوع الشمس من مغربها والدجال والدابة»
الحديث [رواه مسلم رقم (٢٩٤٧) في الفتن باب بقية من أحاديث الدجال من حديث أبي
هريرة رضي الله عنه] ويدل على أن الدابة تخرج قبيل القيامة فالمراد بوقوع القول الأول
مشارفة الساعة وبالقول الثاني قيام الساعة كما هو مفهوم من قوله تعالى: ﴿وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ
بِأَظْلَمَؤُا فَهَمْ لَا يَنْطِقُونَ﴾ [النمل: ٨٥] فافهم.

وہی ہمارا چلو پھرو کر حضرت کی چال چلا۔

۲۷
۸

(۳۴) مصنف^۳ میں اس آیت واذا وقع القول علیہم کی تفسیر
 میں لکھا ہے ای قاصت الساعة علیہم اخرجنا المہم دابة
 من الارض ای نبعت نبیہم یشہد علیہم یعنی دابت الارض
 نبی ہے۔ المد عز وجل قیامت کے دن نبیوں کو زمین سے نکالے گا
 اور ہر نبی اپنی امت پر گواہی دے گا مصنف تفسیر ثنائی کی مدح
 تفسیر تفسیر نبوی اور تفسیر صحابہ اور تمام تفاسیر اہل اسلام

(۳۴) (رانیضاً صنف^۳)
 واذا وقع القول علیہم
 ای قاصت الساعة علیہم
 اخرجنا المہم دابة من الارض
 ای نبعت نبیہم یشہد علیہم
 وهذا انکار للدابة التي تخرج

۱۴
۱۵۱
۱۴۱۲
۱۴، ۱۴
۶

لے داؤد غیر اللہ کے سوا ہر انکار کیا ہے جو نبی تفسیر نبوی مطابق تفسیر کرے لے کے زعمی قانون قدرت کا غلط ثابت ہوتا تھا اس کو

من الارض
فتعلم المؤمن بعلامته الايمان
والكافر بعلامته الكفر

غنائف ہوا سٹنے کا اس آیت کی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور تقاسیر اہل سنیہ سے اسطوریہ ثابت ہو کر قرب قیامت
میں ایک سنا بد زمین ہو گئے گا جو من کو ایمان کا اور کافر کو کفر کا
نشان
لگا دینگا اور تفسیر ابن کثیر و درمشورہ و فتح البیان و غیرہ تفاسیر میں

٦ يَنْبِغُ إِلَى اللَّهِ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَسْمَعُوا مِثَالَ الْمَلِيْبِ لَقَدْ أَتَيْنَا ذَاوَةَ مَثَا فَضْلًا فَقُلْنَا يَا جِبَالُ أَوْبِي أَرْحَمِي سِحِّي مَعَهُ وَالطَّيْرُ مَعْطُون
 ٧ عَلَى الْمَفْعُولِ بِهِ أَيْ سَخَّرْنَا لَهُ الطَّيْرَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَسَخَّرْنَا مَعَهُ ذَاوَةَ الْجِبَالِ لِيَسْجُنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فَا عِلِينَ (ابن جرير، ١٤٠٠) وَكَأَلْنَا لَهُ الْحَدِيدَ أَيْ عَلَّمْنَاهُ
 ٨ صِنْعَةَ الْحَدِيدِ بِالْكَاتَةِ وَالسَّرْدَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَعَلَّمْنَاهُ صِنْعَةَ لَبُوسٍ لَكُمْ لَتُحَصِّنَكُمْ مِنْ بَأْسِكُمْ (ابن جرير، ١٤٠٠) أَمْوَاهُ أَنِّي أَتَمَّلُ سَابِغَتِي أَيْ دُرُوعَهَا
 ٩ وَأَسْعَاتُ بَيَانٍ لِلصَّنْعَةِ وَقَدْ رُفِيَ الشَّرُّ كَمَا هُوَ مُقْتَضٍ حَاجَاتِكُمْ وَلَعَمَلُوا صَادِحًا أَتَى بِهَا تَعْمَلُونَ بِصِيرٍ وَسَخَّرْنَا لِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ لِحُجْرَتِهِ وَهَذَا
 ١٠ كَثَرُ قَوْلِهِ وَأَحْهَاهَا شَهْرٌ أَيْ كَانَ سُلَيْمَانٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسْتَمِلُ الرِّيحَ بِحَيْثُ يَسِيرُ فِي الْغَدْوِ وَمَسَافَةُ شَهْرٍ وَالرَّوَاهُ مَسَافَةُ شَهْرٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
 ١١ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهِ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا (ابن جرير، ١٤٠٠) وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقَظَرِ مِنَ الْجِبَالِ وَسَخَّرْنَا لَهُ مِنَ الْجَنِّ مَنْ يَتَّبِعُ

34
 10

(۳۵) رایتشاف، والدہ
 الحدید ای علمناہ الہ
 الحدید۔ و هذا انکار
 ان یکون الحدید فی
 ید داؤد علیہ السلام مثل
 الطین والعبین والشمع
 الذی هو معجزة لدؤد
 علیہ السلام و تفا سیر
 اهل الاسلام علی خلاف ذلک

(۳۵) مصنف^{۳۶} میں اس آیت وانہ لہ الحدید کی تفسیر میں
 لکھا ہے ای علمناہ الہ الحدید بدینے سے داؤد علیہ السلام
 کو نوازم کرنے کا طریق سکھا دیا۔ یہ تفسیر بھی تمام تفاسیر میں
 سے غلات ہے۔ تفاسیر اہل اسلام ہر متفق ہیں کہ اللہ عزوجل
 نے داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں بوجے کو نوازم کر دیا تھا۔ یہ داؤد
 علیہ السلام کا معجزہ تھا۔ اگر مصنف تفسیر ثنائی کی تفسیر کی جائے
 تو اس میں داؤد علیہ السلام کی کیا خسرویت ہے۔ اللہ عزوجل
 نے ہر بوجہ کو نوازم کرنے کا طریق سکھا دیا۔ یہ بوجے
 کو پانی بنائے ہیں۔

(۳۵)

عزوجل

﴿وَقَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ﴾ (١٠٧) أي أمرناه بذبح الكبش مكان إسماعيل كقوله تعالى (١): ﴿وَأَخَذَ بِيَدِكَ ضَغْطًا فَاَضْرَبَ بِهِ وَلَا تَحْنُثُ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا﴾ [ص: ٤٤] ﴿وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ﴾ (١٠٨) سَلَّمَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ (١٠٩) عليه السلام ﴿كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾ (١١٠) إِنَّهُمْ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿وَشَرَّعْنَاهُ إِسْحَاقَ﴾ بعد ذلك ﴿نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ﴾ (١١١) حال مقدرة ﴿وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَى إِسْحَاقَ﴾ بكثرة الأولاد والنبوة ﴿وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا﴾ أي إبراهيم وإسحاق ﴿مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ مُبِينٌ﴾ (١١٢) بالكفر والفسق لقوله تعالى: ﴿قُلْ يَٰ أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَقِيمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ مِن قَبْلُ وَأَنْ أَكْثَرُكُمْ فَاسِقُونَ﴾ [المائدة: ٥٩]. ﴿وَلَقَدْ مَنَعْنَا عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ﴾ (١١٣) بالنبوة لقوله تعالى: ﴿إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ﴾ [إبراهيم: ١١] ﴿وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ﴾ (١١٤) أي من الأمر الذي كانوا فيه من جهة فرعون لقوله تعالى: ﴿قَالُوا أَوْزِينَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا﴾ [الأعراف: ١٢٩] ﴿وَنَصَرْنَاهُمْ﴾ على عدوهم فرعون ﴿فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ﴾ (١١٥) وَابْتَهَمُوا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ (١١٦) أي المستير وهو التوراة ﴿وَهَدَيْنَاهُمَا﴾ أي موسى وهارون ﴿الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ (١١٧) هداية خاصة ﴿وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ﴾ (١١٨) سَلَّمَ عَلَى مُوسَى وَهَارُونَ (١١٩) عليهما السلام ﴿إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾ (١٢٠) إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ (١٢١) وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ (١٢٢) من الله ﴿إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ: لَا تَتَّبِعُوا آلَ اللَّهِ﴾ (١٢٣) الله ﴿أَنْدَعُونَ بَعْلًا﴾ اسم صنم لهم ﴿وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَلْقِينَ﴾ (١٢٤) الله رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿فَكَذَّبُوهُ فَأَنَّهُمْ لَمُخْضَرُونَ﴾ (١٢٥) في العذاب ﴿إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ﴾ (١٢٦) فإنهم في الجنة مكرمون لقوله تعالى: ﴿تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا﴾ (١٢٧) [مريم: ٦٣] ﴿وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ﴾ (١٢٨) سَلَّمَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ (١٢٩) عليه السلام ﴿إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾ (١٣٠) إِنَّهُمْ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ (١٣١) وَإِنَّ لُوطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ (١٣٢) من الله ﴿إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ﴾ (١٣٣) من العذاب الذي حاق بقومه ﴿إِلَّا عَجُوزًا﴾ امرأته كانت ﴿فِي الْغَيْرِينَ﴾ (١٣٤) أي الباقين في

(١) أي كما أن الله أمر أيوب بالضرب بالضغث وحفظه عن الحنث كذلك أمر إبراهيم بذبح الكبش بدل الابن (منه).

(۳۶) رائے شامی
 وقد ینالہ بذبح عظیم
 امرنا بذبح الکبش - و
 هذا انکار منه ان یکون
 الکبش من الخیب - وعن
 ابن عباس ان فی قوله وقد
 بذبح عظیم قال کبش قد
 رعی فی الجنة اربعین خریفا
 ابن ابی شیبہ وابن جریر

(۳۶) صفحہ ۳۶ میں اس آیت و ذرینا کذبہ عظیم کی تفسیر
 میں لکھا ہے ای ۴۴ نا بذبح الکبش یعنی جسے ابراہیم علیہ السلام
 کو ایک ذبیہ ذبح کر دینا حکم دیا۔ یہ بھی جہد تھا سیر ذیل سلام سے
 خلاف ہے کیونکہ تھا سیر مستبرہ ابن سلام میں ہے کہ جس وقت ابراہیم
 علیہ السلام اسما خیل علیہ السلام کو ذبح کرنے لگے اس وقت اللہ
 عزوجل نے آکھے لیے غیب سے ایک بڑا ذبیہ بھیجا اور اسے ذبح کیا
 لیکن ایسی باتیں کہ واسطے ایمان بالغیب چاہئے جن کرداروں
 میں فلسفیت اور اعتزال کی بناء ہے وہ کب اسکو آتے ہیں
 اخراج ابن ابی شیبہ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی قوله وذرینا کذبہ عظیم قال کبش قد
 رعی فی الجنة اربعین خریفا۔ یعنی دو ذبیہ چالیس سال تک جنت میں رہتا رہتا تھا

۳۶

۳۶

ترجمہ
 ۱۵۷

ترجمہ
 ۱۵۷

۱۵۷
 ۲۹

بَعْدَ مَدَّةٍ ۖ فَمَاءٌ حَرِيمٌ ۚ (٢٨) اي

• بني إسرائيل لقوله تعالى: ﴿وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ﴾ [الشعراء: ٥٩] ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ
السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ﴾ أي لم يترحم عليهم أحد من أهل السماء ولا من أهل الأرض
لقوله تعالى: ﴿وَبَدَأْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحَدُّهُ﴾ (٢) [المتحنة: ٤]

(١) إخراج المشركين من مكة انتقام منهم وهو وجد يوم الفتح فافهم (منه).

(٢) لأن الآية تدل على أن علامة الإيمان التبري عن أهل الكفر والطغيان. قال الشوكاني: المعنى أنه
لم يصب بفقدهم وهلاكهم أحد من أهل السماء ولا من أهل الأرض وكانت العرب تقول عند
موت السيد منهم: بكت له السماء والأرض أي عمت مصيبته (فتح البيان ١٢/٤٠١).

والحديث المروي عن أنس عند الترمذي أنه قال: قال رسول الله ﷺ: «ما من عبد إلا وله
في السماء بابان باب يصعد منه عمله وباب ينزل عليه منه رزقه فإذا مات فقداه وبكيا =

= عليه^(٥) والحديث ضعيف جدًا رواية لأجل موسى بن عبيد ويزيد بن أبان فلا تعجل،
وغير مقبول دراية لما أن فيه عبدًا نكرة تعم المؤمن والكافر والمشرک بل والدهري فكيف
تبكي السماء على موت الكافر والمشرک والدهري فافهم.
(*)

وہی اللہ تعالیٰ اربعین بخیر بقاء۔ یعنی دو دنہ جا الیہ السلام سال تک جنت میں چوتھا اتفاق
(۷۴) (۲) مسکنات میں آیت نما بکت علیہم السلام والارض کی

ملکہ دائرہ سداح کے طور سے انکار سے ملے تغیر غیری لا تعادلات منقاد بر سر سادہ کے معنی ہوتے ہیں

۲۹
۳۱۵
۱۲۸
۱۱۸

فما بكت عليهم السماء والارض
 اي بعد ما يترحم عليهم احد
 من اهل السماء والارض
 الارض لقوله تعالى وبنوا
 بيننا وبينكم كفرا وعدوا
 اليغضنا ربنا حتى ننزلهم
 بالله دحرج - وهذا التفسير
 عجيب - وفي الحديث
 قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم في السماء بابان
 باب يصعد منه عمله و
 ينزل عليه منه رزقه فاذا
 مات فتارة وبكى عليه و
 تلا هذه الآية فما بكت
 السماء والارض

تفسير میں نگاہ سبای لم یترحم علیہم احد من اهل السماء
 و من اهل الارض لقوله تعالى وبنوا بیننا و بینکم کفرا وعدوا
 الیغضنا ربنا حتی ننزلہم
 او کیا دلیل ہے اس معنی سے آئی عن سے ترمذی وغیرہ کتب
 حدیث میں روایت ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وامن عبد اولہ فی السماء بابان باب یصعد منه عملہ و
 ینزل علیہ منه رزقه فاذا مات فتارة وبکی علیہ و تلا هذه
 الآية فما بکت علیہم السماء والارض و ذکر انہم یقولون
 یعملون علی وجہ الارض عملہا صا لیمات بکی علیہم ولہم
 یعدون فی السماء من کثر نیکہم و کم من شہہم کلام طیب و لا
 یمل حدیثہم فتنقدہم و تبکی علیہم - اگرچہ اس مرفوع حدیث میں
 نکتہ ہے مگر اس پر صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین جہاں تک
 ہم کو معلوم ہے کتب میں پر مشتمل ہیں کہ آسمان پور زمین مومن پر
 روتے ہیں اور کافر پر نہیں روتے مگر فلسفہ اور اعتراض ال کہ جس
 سے کایا غایب - سلف صالحین کا اتفاق اس تفسیر پر اس
 حدیث کی تفسیر کے لئے کافی ہے بعض مفسرین متاخرین مصنف تفسیر ثنائی کی بھی وجہ لکھتے
 ہیں مگر تفسیر نبوی اور سلف صالحین کو راجع اور بہتر جانتے ہیں اور دوسری وجہ کو مروج
 اور کمتر سمجھتے ہیں

سورة الطور مكية وهي تسع وأربعون آية

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَالطُّورِ ١﴾ وَكَتَبَ مَسْطُورٍ ٢﴾ مَكْتُوبٍ ﴿فِي رَقٍّ مَّنْشُورٍ ٣﴾ أَيِ الْقِرَاطِيسِ الْمُنْفَرِقَةِ وَهُوَ التَّوْرَةُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ مَنْ أَنْزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَى نُورًا وَهُدًى لِلنَّاسِ يَجْعَلُونَهُ قِرَاطِيسَ يُبَدُّونَهَا وَيُخْفُونَ كَثِيرًا﴾ [الأنعام: ٩١] ﴿وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ٤﴾ أَيِ الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا فِي السَّمَاءِ أَوْ فِي الْأَرْضِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فِي يَوْمٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تَرْفَعَ وَيُذَكَّرَ فِيهَا أَسْمُهُ﴾ [النور: ٣٦] ﴿وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ٥﴾ أَيِ السَّمَاءِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مَا أَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا ٦﴾ رَفَعَ سَمَكَهَا فَسَوَّيَهَا ٧﴾ [النازعات: ٢٧، ٢٨] ﴿وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ ٨﴾ أَيِ الْمَوْقِدِ بِالْحَرَارَةِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا أَلْبَحَارُ سُجِرَتْ ٩﴾ [التكوير: ٦] جَوَابُ الْقِسْمِ ﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ١٠﴾ مَا لَمْ يَمِنْ دَافِعٌ ١١﴾ أَيِ فِي يَوْمٍ ﴿تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ١٢﴾ أَيِ تَخْتَلِفُ أَجْزَاؤُهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَيَوْمَ تَشَقُّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَمِ وَنُزِلَ الْمَلَكُوتُ تَنْزِيلًا ١٣﴾ [الفرقان: ٢٥] ﴿وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سِيرًا ١٤﴾ أَيِ سِيرًا شَدِيدًا حَتَّى تَصِيرَ هَبَاءً مَنثورًا لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا ١٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ١٦﴾ لَا تَرَى فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ١٧﴾ [طه: ١٠٥-١٠٧] ﴿فَوَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِينَ ١٨﴾ الَّذِينَ هُمْ فِي خَوْضٍ ١٩﴾ بَاطِلٍ ﴿يَلْعَبُونَ ٢٠﴾ يَوْمَ يُدْعَوْنَ إِلَى نَارِ جَهَنَّمَ دَعَا ٢١﴾ بِالتَّذْلِيلِ وَالتَّحْقِيرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يُعْرِفُ الْمُجْرِمُونَ يَسْمِعُهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَصِي وَالْأَقْدَامِ ٢٢﴾ [الرحمن: ٤١] ﴿هَذِهِ النَّارُ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ ٢٣﴾ أَفَسِحْرٌ هَذَا ٢٤﴾ الَّذِي تَرُونَهُ كَمَا كُنْتُمْ تَنْسُبُونَ السِّحْرَ إِلَى الرُّسُلِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِنْ تَشِيعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا ٢٥﴾ [الفرقان: ٨] ﴿أَمْ أَنْتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ٢٦﴾ أَصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا تُحْزَنُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ٢٧﴾ إِنْ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ٢٨﴾ فَكَيْهَيْنِ يَمَاءُ النَّهْمِ رَبُّهُمْ وَوَقْنُهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ٢٩﴾ يُقَالُ لَهُمْ: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا حِينَمَا يَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ٣٠﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَى سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ٣١﴾ مَوْضُوعَةً بَعْضُهَا إِلَى جَنْبِ بَعْضٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿عَلَى سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ٣٢﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَلِّبِينَ ٣٣﴾

(۳۸)

۳۸

۱۹۱

۱۹۱

(۳۸) (البيان على)

والبيت المعمور في البيت المعمور

وهذا مخالف للحدیث الآخر

ابن جریر وابن المنذر والحا

وصحیحة عن النبی صلی علیہ وسلم قال

البيت المعمور في السماء

السابعة يدخله كل يوم

(۳۸) سنن ۳۶ میں اس آیت والبيت المعمور کی تفسیر میں لکھا

ہے کہ ایسا جہاں یعنی بیت معمور سے مراد مسجد میں ہیں یہ تفسیر

بھی تفسیر نبوی اور سلف صالحین کی تفسیر کے خلاف ہے آخر

ابن جریر وابن المنذر وابن مردودہ والحا

البیہقی فی شعب الایمان عن النبی صلی علیہ وسلم قال

البيت المعمور في السماء السابعة يدخله كل يوم سبعون

الف ملك لا يعودون اليه حتى تقرهم لملائكة يعني بيت المعمور

۸۲

۸۲

سبعون الف مائة لا
يعودون اليه حتى تقوم
الساعة-

سات آسمانوں کے اوپر ہے اور اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے
داخل ہوتے ہیں۔ پھر قیامت تک انکی باری نہیں آتی۔ تفسیر نبوی
کا نام نہ لینا اور دعویٰ اہل بیت کرنا جو فرشتی اور گندم نالی نہیں تو انکی

﴿عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى﴾ (١١) أي عند شجرة انتهاء مراتب الكمال للإنسان لأنه عليه السلام كان سيد الأنبياء مرتقيًا على أعلى مراتب كمال الإنسان لقوله تعالى: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ [القلم: ٤] ﴿عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَى﴾ (١٢) أي من يصل إلى هذه المرتبة أو القريب منها كان وصوله في جنات المأوى لقوله تعالى: ﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ﴾ (١٣) فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَى ﴿[النازعات: ٤٠، ٤١]﴾ ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى﴾ (١٤) من الأنوار والبركات الروحانية لكن ﴿مَازَاغَ الْبَصَرِ﴾ أي بصر محمد ﷺ ﴿وَمَا طَغَى﴾ (١٥) بل استقل لكمال قوته الروحانية ﴿لَقَدْ رَأَى مِنْ ءَايَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى﴾ (١٦)

(١) رواه البخاري (١٩٦٥) في الصوم باب التنكيل لمن أكثر الوصال وفي التمني (٧٢٤٢) باب ما يجوز من اللو ومسلم رقم (١١٠٤) في الصوم باب النهي عن الوصل في الصوم والترمذي رقم (٧٧٨) في الصوم باب ما جاء في كراهية الوصال للصائم من رواية أنس بن مالك رضي الله عنه.

(٢) رواه مسلم رقم (١٧٨) في كتاب الإيمان باب: في قوله عليه السلام: «نور أنى أراه» وفي قوله: «رأيت نورًا» من حديث أبي ذر رضي الله عنه.

(۳۹) رایتنا مطہر

عند سدرۃ المنتهى ای
عند انتهای درجات کمال
لذات انسان۔ اتہم۔ دکانہ پر
بن رسول اللہ صلعم بلغ
ان غایۃ مراتب کمال اہانت
کی نہاسد کہ حقیقتہ وعروج
لہی صلعم و عند حق الق
لذ حدیث الصحیحۃ والحق
الحق لا عمل لا سلام وقد
ثبت فی الاحادیث الصحیحۃ
ان رسول اللہ صلعم راہی
سدرۃ المنتهى لیلة المہراج

(۳۹) سدرۃ من اسراریت عند سدرۃ المنتهى کی تفسیر میں
کہا ہے کہ ای عند انتهای درجات کمال لذات انسان یعنی سدرۃ المنتهى
سے مراد الائی مرتبہ کمال ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الائی
مرتبہ کمال تک پہنچے۔ یہ تفسیر بھی تفسیر بخاری اور تمام صحابہ اور خیرین
کے خیالات پر را حدیث صحیحہ اور اقوال صحابہ اور جمیع سلف صالحین
اسی پر متفق ہیں کہ سدرۃ المنتهى ایک درخت نباتات استبانوں کے
اور ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں اس درخت
کو دیکھا اور فرمایا فاذا بنہا مشن قدان ہجر واذا اور قدان مشن
اذان انقیلۃ۔ یعنی اس درخت کے پوسے ہجر کے مشکوں کے
برابر اور اسکے پتے انقیلۃ کے کانوں کے برابر تھے۔ ایسی باتوں
کی تصدیق وہ کرتے ہیں جس کے لیس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور آپ کے قول کی تعظیم اور محبت ہو۔ دو کہ عباس ابی ہریرہ رضی اللہ
کوہرا کر نیکی لئے اتر آیا ہوتا ہوتا

۹

۵۲
۱۴

عَبْدًا شَكُورًا ﴿٢﴾ [الإسراء: ٣] ﴿فِي﴾ السفينة ﴿لِلْجَارِيَةِ﴾ ﴿عَلَى الْمَاءِ﴾ ﴿لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً﴾ لمن أراد أن يتذكر ﴿وَتَعْبَهَا﴾ أي تحفظها ﴿أُذُنٌ وَإِعْيَةٌ﴾ أي بسماع القلب ﴿وَإِذَا تُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ﴾ ﴿أُولَى﴾ ﴿وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ﴾ من مركزهما ﴿فَدَكَّنَا دَكَّةً وَاحِدَةً﴾ أي بمرة واحدة بحيث تكون الأرض نقية بيضاء لقوله تعالى:

﴿وَتَكُونُكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلٌ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا﴾ ﴿فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا﴾ ﴿لَا تَرَى فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا﴾ [طه: ١٠٥-١٠٧] ﴿فَيَوْمِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ﴾ أي الحاقة ﴿وَأَنْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاحِدَةٌ﴾ ضعيفة مسترخية ﴿وَالْمَلَكُ﴾ أي الملائكة المأمورون ﴿عَلَى أَرْجَائِهَا﴾ مستعدون لما يؤمرون ﴿وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ غَمِيمٌ﴾ وهو يفيد عظمته وكبريائه سبحانه مثل قوله تعالى: ﴿لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ [غافر: ١٦] ﴿يَوْمِذٍ تُعْرَضُونَ﴾ على الله ﴿لَا تَخْفَى مِنْكُمْ﴾ نفس ﴿خَافِيَةٌ﴾ ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابًا أَعْمَالَهُ﴾ أي بالعزة والوقار ﴿فَيَقُولُ هَؤُلَاءِ﴾ تعالوا ﴿اقْرَأُوا كِتَابِي﴾ ﴿إِنِّي ظَنَنْتُ﴾ في الدنيا ﴿أَنِّي مُلْكِي حَيَاةٍ﴾ فعلى هذا الظن كنت أحسن العمل لقوله تعالى:

﴿إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ﴾ [الطور: ٢٨] ﴿فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ﴾ مرضية أي ﴿فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ﴾ أي مرتفعة أشجارها ﴿قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ﴾ إلى الأسفل يقال لهم: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا حَيْثُ بَدَأْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ﴾ الماضية ﴿وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابُهُ بِشَمَالٍ﴾ فيقول بِلَتْنِي لَرَأُوتَ كِتَابِي ﴿وَلَرَأُوتَ مَا حَيَاةٍ﴾ بِلَتْنَهَا أي الموتة ﴿كَانَتِ الْقَاضِيَةَ﴾ أي لم أحي مرة ثانية لقوله تعالى: ﴿يَوْمِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُوا الرُّسُولَ لَوْ تُسَوَّى بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا﴾ [النساء: ٤٢] ﴿مَا أَغْنَى عَنِّي مَالِي﴾ الذي كنت أظنه مخلدًا لقوله تعالى: ﴿يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدُمُ﴾ [الهمزة: ٣] ﴿خَلَّكَ عَنِّي سُلْطَانِيَةً﴾ أي برهاني الذي كنت أستدل به على عزتي لقوله تعالى: ﴿وَلَمَّا رُودَّتْ إِلَى رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا﴾ [الكهف: ٣٦] يقال للملائكة المأمورين: ﴿خُذُوهُ فَغُلُّوهُ﴾ في عنقه ﴿ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ﴾ ثم في سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ﴿إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ﴾ وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْيَسْكِينِ ﴿فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هُنَا حَمِيمٌ﴾ يحميه ﴿وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غَشِيلٍ﴾ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا

(۴۰) (انیضاً صفت)

و یحمل عرش ربك فوقهم

یومئذ ثمانیۃ الایۃ حمل

اثمانیۃ کناۃ عن عظمتہ

کبریائہ لقولہ تعالیٰ لمن

الملك الیوم لله الواحد

القہار انتہی۔ ما عجیب

خذ التفسیر لا وجود

لعرش عند هذا المفسر

(۴۰) صفۃ میں اس آیت و یحمل عرش ربك فوقهم

یومئذ ثمانیۃ کی تفسیر میں لکھتا ہے حمل بالثمانیۃ کناۃ

عن عظمتہ کبریائہ لقولہ تعالیٰ لمن الملك الیوم لله الواحد

القہار ماشاء کہ یہاں تفسیر اور کیا آتی ہے لال ہے۔ انگلیوں

میں ہونگا کر شہیدوں میں ملنا چاہتے ہیں یہ منصف التفسیر ثانی

کے نزدیک نہ حقیقت عرش ہے اور نہ آئینہ فرشتہ عرش کے

انحائے والے ہیں بلکہ درجہ ایک الہ عزوجل کی عظمت اور بزرگی

کا ایک کناۃ ہے۔ یہ تفسیر آریہ کریمہ۔ الذین یحمدون العرش و

من حوله یسبحون بحمْد ربهم ویستغفرون للذین آمنوا

۴۰

۶۹

حجۃ

حجۃ

الواضع حقیری مدنی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله على طبع الرسالة

اللعين

فِي أَنْ تَتَنَاءَ اللَّهُ لَيْسَ عَلَى عَذَابِ الْمُحْدِثِينَ بَلْ هُوَ
مِنَ الْمُحْدِثِينَ فِي الدِّينِ الْخَصِيَّةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَالْقَدَرِيَّةِ الْمُخَرِّقِينَ

المصنفه المولوى عبد الحق الغزولوى التاعيند الرشيد

الميرزاى عبد الله الغزنوى عليه الرحمة

حَسْبُ فَمَا يَشْرِي
حَافِظُ نَوَلِي مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللَّهِ صَاحِبِ الْحَسْبِ الْأَمْرِ الشَّرِيفِ

۲

فَقُولُوا لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآيَاتِ وَالْآيَاتِ وَالْآيَاتِ